REGD NO P-67

رجسٹرڈ نمبر ۶۷۵

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۹ ر مارچ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۴ ر مارچ کی رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

ربوہ ۲۴ ر مارچ (بذریعہ الفضل) حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں پچھلے دنوں آپ کو دماغی ضعف کا شدید دورہ پڑا اور طبیعت زیادہ ناساز ہو گئی اب طبیعت پہلے سے کچھ بہتر ہے احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

قادیان ۲۹ ر مارچ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں الحمد للہ محترم صاحبزادہ صاحب عید الاضحیہ کے بعد بہار اور اڑلیسہ کے تبلیغی و تربیتی دورہ پر مع اہل و عیال تشریف لے جا رہے ہیں اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

عیسائیت کے ایک اور گڑھ میں خانہ خدا کی معجزانہ تعمیر

امریکہ کے عیسائی اخبار "کیتھولک ٹیلیگراف" میں مسجد کا تفصیلی ذکر

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باون سالہ انتہائی مقدس و مبارک موعودہ عہد خلافت کے آخری سال یعنی ۱۹۶۵ء کا غلبۂ اسلام کے ضمن میں سب سے اہم کارنامہ یہ ہے کہ اس سال عیسائیت کے ایک اور گڑھ میں ایک خانۂ خدا کی معجزانہ طور پر تعمیر عمل میں آئی۔

عیسائیت کا یہ گڑھ امریکہ کی ریاست اوہائیو کا مشہور شہر ڈیٹن ہے۔ اس شہر کی آبادی دو لاکھ چوہتر ہزار نو سو ستر نفوس پر مشتمل ہے اس پونے تین لاکھ کی آبادی کے لئے شہر میں کم و بیش پانچ سو گرجے ہیں اور پادریوں کی تعداد ایک ہزار کے لگ بھگ ہے۔ گویا شہر میں ہر چھ سو آدمیوں کے لئے ایک گرجا ہے اور وہاں کے ہر تین سو آدمیوں میں سے ایک شخص پادری ہے۔ اس شہر میں اگرچہ گزشتہ ۳۳ سال سے جماعت احمدیہ قائم تھی اور وہاں اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا تھا۔ لیکن ۱۹۶۵ء کے اوائل تک وہاں کوئی مسجد تعمیر نہ ہو سکی تھی اور ہمارے نومسلم بھائی ایک مکان میں ہی نمازیں ادا کرتے چلے آ رہے تھے اگرچہ انہوں نے اپنی بے بضاعتی اور کم مائیگی کے باوجود ۱۹۵۳ء میں ایک مسجد تعمیر کرنے کے لئے جد و جہد شروع کی تھی لیکن حسب ضرورت رقم فراہم نہ ہونے کی وجہ سے یہ کوشش بار آور نہ ہو سکی۔ اس وقت کی جد و جہد اس حد تک ہی محدود تھی کہ ایک نہایت مخلص بھائی مکرم جناب ولی کریم صاحب نے جو وہاں کے باشندے تھے اپنا ملکیتی ایک قطعہ زمین خانۂ خدا کی تعمیر کے لئے ہبہ کر دیا۔ دیگر احباب جماعت نے بھی حسب توفیق قربانی سے کام لیتے ہوئے کچھ رقم پیش کی۔ ہر چند کہ وہ رقم مسجد کی تعمیر کے لئے ناکافی تھی۔ تاہم انہوں نے اس خیال سے کہ کام کا آغاز ہو جائے تو بہتر ہے مسجد کی بنیاد رکھ دی۔ فراہم کردہ رقم سے وہ صرف ایک تہہ خانہ ہی جو دو غسلخانوں ایک باورچی خانہ اور ایک سٹور پر مشتمل تھا بنا سکے۔ اصل مسجد کی تعمیر شروع نہ ہو سکی گزشتہ دس سال سے یہ تہہ خانہ اسی حال میں چلا آ رہا تھا اور مسجد کی تعمیر کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی

اس کے پورے دس سال بعد عبد الحمید صاحب جماعت احمدیہ کے پہلے مبلغ کی حیثیت سے ڈیٹن پہنچے۔ آپ کے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ کسی نہ کسی طرح مسجد تعمیر کی جائے۔ اس کے لئے آپ نے دعا شروع کی اور ساتھ ہی اس امر کے باوجود کہ مقامی جماعت کے آمدن پیدا کرنے والے افراد کا ماہوار چندہ یک صد ڈالر سے بھی کم بنتا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت پر بھروسہ رکھتے ہوئے جماعت میں مسجد کی تعمیر کے لئے خصوصی چندہ کی تحریک کر ڈالی۔ مقصد نیک تھا اور عزم راسخ۔ اثر و جذب میں ڈوبی ہوئی۔ تحریک دلوں میں اترتی چلی گئی۔ جناب ولی کریم صاحب جنہوں نے دس سال قبل مسجد کے لئے اپنا ایک قطعہ زمین پیش کیا تھا بڑے جذبہ سے کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا:-

"میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر جماعت کے کسی فرد نے بھی میرا ساتھ نہ دیا تو میں مسجد کی تعمیر کا سارا خرچ خود برداشت کروں گا"

یہ کہہ کر انہوں نے بڑی پُرجوش آواز میں نعرہ تکبیر بلند کیا اور زار و قطار رونے لگے۔ ایک ہزار ڈالر ان کے پاس موجود تھے۔ وہ تو انہوں نے بلا توقف پیش کر دیئے۔ اس کے علاوہ ایک قطعہ زمین ان کے پاس اور تھا یقین یہ کہ اسے فروخت کر کے اس کی رقم بھی مسجد کی تعمیر پر لگا دوں گا۔ اس کے علاوہ مزید جو رقم بھی خدا دے گا اسے بھی اسی کے لئے وقف کرتا چلا جاؤں گا تا آنکہ مسجد مکمل ہو جائے۔ اندازہ لگایا گیا تو پتہ چلا کہ مسجد کی تعمیر پر تیس پینتیس ہزار ڈالر خرچ ہوں گے۔ ادھر مقامی احباب نے تین ہزار ڈالر اس مقصد کے لئے جمع کر لئے تھے لیکن ساری رقم مل ملا کر بھی مسجد کی تعمیر کے لئے یکسر ناکافی تھی۔ اُدھر خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ محترم ولی کریم صاحب جنہوں نے ہمت مردانہ سے کام لیتے ہوئے مسجد کا سارا خرچ برداشت کرنے کا ذمہ اٹھایا تھا۔ ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۶۴ء کو وفات پا گئے۔ ان حالات میں مسجد کی تعمیر شروع ہونے کی کوئی صورت نہ تھی۔ مگر مبلغ اسلام مقیم ڈیٹن مکرم عبد الحمید صاحب نے ہمت نہ ہاری۔ جماعت میں رقم کی فراہمی کے لئے برابر تحریک کرتے رہے۔ نیز دعائیں بھی جاری رکھیں۔ جو امریکہ کی بعض جماعت ہائے احمدیہ میں بھی دوسرے مبلغین کرام کے ذریعہ چندہ کی تحریک کرانے کا انتظام کر کے خدا کے فضل و کرم اور اس کی تائید پر بھروسہ کرتے ہوئے موجود الوقت رقم سے ۲۳ ر مارچ ۱۹۶۵ء کو مسجد کی تعمیر شروع کر دی۔ محترم ولی کریم صاحب مرحوم کا جذبۂ بے اختیار اور مکرم عبد الحمید صاحب کی جرأت رندانہ کام آئی۔ خدا تعالیٰ جس کے سہارے انہوں نے اس نیک کام کا آغاز کیا تھا۔ امریکہ کی مختلف جماعتوں اور احباب کی طرف سے برابر رقوم بھجواتا رہا۔ وکالت تبشیر نے بھی مرکز کی طرف سے پانچ ہزار ڈالر بھجوانے کا انتظام کیا۔ حتیٰ کہ بظاہر مخالف حالات میں معجزانہ طور پر اگست ۱۹۶۵ء کے اواخر تک گنبد اور مینار وں سے آراستہ ایک عالیشان مسجد تعمیر ہو گئی۔ اس طرح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے نہایت ہی مقدس و مبارک موعودہ عہد خلافت میں مشرق و مغرب میں تعمیر ہونے والی سینکڑوں مساجد میں سے سرزمین مغرب میں تعمیر ہونے والی آخری مسجد تعمیر کرانے کی سعادت مکرم عبد الحمید صاحب کے حصہ میں آئی۔ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم۔

۴ ر ستمبر ۱۹۶۵ء کو امریکہ مشن کی سالانہ کنونشن کے موقع پر مبلغ انچارج امریکہ مشن مکرم چوہدری عبد الرحمٰن خاں صاحب بنگالی نے مسجد کے باہر کھڑے ہو کر اجتماعی دعا کرائی جس میں کنونشن پر

(باقی صفحہ ۷ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے رلما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان

قادیان میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کی مبارک تقریب

پُرلطف تقاریر اور ایمان افروز کارناموں کا تذکرہ

رپورٹ مرتبہ مکرم گیانی بشیر احمد صاحب ناصر بی۔ اے قادیان

قادیان ۲۳ مارچ۔ کل صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں یوم مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ میں ایک مبارک تقریب زیر اہتمام لوکل انجمن احمدیہ قادیان منعقد ہوئی۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ نے صدارت فرمائی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو مکرم مخدوم حسین صاحب نے کی۔ بعدہٗ مکرم حافظ عبد الرحمٰن صاحب نے خوش الحانی سے نظم سنائی۔ سب سے پہلے حضرت امیر صاحب مقامی نے تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں۔ ایک کا ظہور آنحضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے مکہ مکرمہ میں ہوا۔ اور دوسری بعثت کا ظہور سورۃ جمعہ کی آیت وآخرین منھم لما یلحقوا بھم کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح موعود کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ یُدفن معی فی قبری کہ وہ میرے ساتھ میری قبر میں دفن کیا جائے گا تو اس سے مراد حضور کا مسیح موعودؑ کے ساتھ نہایت درجہ قریبی تعلق ہے۔ اور کہ مسیح موعود میرا کامل ظل اور بروز ہوگا۔ اس کی بعثت کے اغراض بھی وہی ہوں گے جو میری بعثت کے اغراض ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شارع نبی تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تجدید دین کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔

اس کے بعد مکرم مولوی الفقار احمد صاحب فاضل نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ تکمیل دین و غلبہ اسلام بذریعہ دلائل و معجزات و نشانات کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دو بعثتیں ہیں پہلی بعثت تکمیل ہدایت و شریعت کے لئے تھی اور دوسری اشاعت شریعت کے لئے جس کا ظہور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہوا چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ شریعت کاملہ کا ظہور ہوا۔ مگر مرور زمانہ کی وجہ سے جب لوگ شریعت سے دور چلے گئے۔ اور طرح طرح کے غلط عقائد مسلمانوں میں پیدا ہو گئے تھے۔ اللہ تعالےٰ پر حقیقی ایمان جاتا رہا۔ تو اللہ تعالےٰ نے اشاعت شریعت محمدیہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے توحید کامل کا حقیقی فلسفہ بیان کرتے ہوئے اس پر حقیقی ایمان قائم کیا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مقرر نے تفصیل سے بیان کیا کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے دعا کی قبولیت کے مسئلہ کو صحیح طور پر پیش فرمایا اور ملائکہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ فرمایا۔ قرآن مجید کی صحیح شان اور انبیاء کی عظمت دنیا میں قائم کی۔ بعث بعد الموت کے متعلق جو غلط خیال پیدا ہو رہی تھیں ان کو دور کیا۔ اسلام کے متعلق غلط اعتراضات کی تردید کی مذاہب باطلہ کا رد کیا۔ علم کلام کے اصول مقرر کر کے مخالفین اسلام کا منہ بند کر دیا۔ تقریر کے آخر میں مقرر نے جلسہ مذاہب عالم لاہور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پڑھے گئے مضمون اسلامی اصول کی فلاسفی کا تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ کس طرح اس کے ذریعہ اپنوں اور غیروں نے اسلام کی برتری و غلبہ کا اعتراف کیا۔

دوسرے نمبر پر مکرم چوہدری مبارک علی صاحب فاضل نے

مسلمانوں کی اقتصادی و عملی اصلاح

کے عنوان پر تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب کہ آفتاب رسالت پوری شان سے دنیا کو منور کر رہا تھا۔ ایسے وقت میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم خیال بھی نہیں کر سکتے تھے کہ اسلام پر کبھی دور انحطاط اور تنزل بھی آ سکتا ہے مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لا یبقی من القرآن الا رسمہ الخ فرمایا تو وہ کانپ اٹھے مگر اس کے ساتھ ہی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے دلوں کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ وہ امت کیسے ہلاک ہو سکتی ہے۔ جس کے شروع میں میں اور آخر میں مسیح موعود ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے مکرم چوہدری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قبل کے زمانہ کے مسلمانوں کی اعتقادی اور عملی بدحالی کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا تفصیل سے ذکر کیا کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کی ہستی پر زندہ ایمان قائم کرتے ہوئے اپنے وجود کو پیش فرمایا اور ثابت کیا کہ اللہ تعالےٰ کی ذات ہر چیز میں اپنا دست قدرت ظاہر کر رہی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخالفت کے شدید طوفانوں اور زور آور حملوں کے باوجود ایک زندہ اور فعال جماعت قائم کر دی جن کی زندگی یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلیٰ جنوبھم کا شاندار نمونہ ہے۔ یہ جماعت بڑھی اور دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی اور آج بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ جماعت احمدیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔

اس کے بعد عبد الکریم صاحب ملکانہ نے نظم پڑھی اور تیسرے نمبر پر مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل بقاپوری نے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ خدا تعالےٰ کے ساتھ بنی نوع انسان کا تعلق

کے موضوع پر تقریر شروع کرتے ہوئے (باقی صفحہ پر)

میرے سب بہن بھائیوں کے نام

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

میرا ضعف بڑھتا جا رہا ہے۔ سر میں معلوم ہوتا ہے گویا پتھر بندھا ہے گرا جاتا ہے۔ آنکھیں بند ہوئی جاتی ہیں۔ لکھنا پڑھنا محال۔ ذرا نظر کا کام کر دیں تو دو دو دن تک تکلیف بڑھ جاتی ہے سب بھائیوں کے خطوط بغیر جواب دھرے رہتے ہیں اور میرے سینہ پر اس فکر سے گویا پتھر کی سل۔ التجا ہے کہ جواب کا انتظار نہ کریں اور مجھے معاف کریں مگر لکھیں ضرور۔ دعا کی توفیق اللہ تعالیٰ اپنے خاص احسان و کرم سے لیٹے بیٹھے کسی صورت سہی دیئے جا رہا ہے۔ اس خدمت سے محروم نہیں ہوں۔ الحمد للہ دعا فرمائیں۔

کل عزیزی مبشر احمد محمود منور کے بڑے لڑکے نے ایک تصویر عزیزی ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث کی اس گزشتہ جلسہ سالانہ کی سٹیج پر کرسی پر بیٹھے ہوئے کی لی تھی وہ انلارج کروا کے بھیجی۔ اس کو دیکھا لیٹے لیٹے اسی وقت یہ تین شعر زبان پر آ گئے اور سوچا کہ یہ اس کے نیچے لکھے جاتے تو اچھا تھا الفضل کے لئے ارسال ہیں۔ بیمار کا سا کلام ہی ہے بیمار کا۔ گر قبول افتد۔

خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ

خدا کا فضل ہے اس کی عطا ہے ؛ محمدؐ کے وسیلے سے ملا ہے

"مبارک" تھا یہ ام المومنین رضؓ کا ؛ ہوا مقبول رب العالمین کا

نوید احمد و تنویر محمود ؛ یہ موعود ابنِ موعودؓ ابنِ موعودؑ (مسیح موعود علیہ السلام)

والسلام۔ مبارکہ

ؓ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعودؓ

(الفضل ۱۸/۳/۶۶)

ربوہ میں جماعت احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۶۵ء کے اختتامی اجلاس میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے نہایت روح پرور خطاب

مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۶۵ء کو نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لاکر جمع کر کے پڑھائیں، دو بجے بعد دوپہر جماعت احمدیہ کے چوہترویں جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی نہایت ایمان افروز اور روح پرور تقریر شروع فرمائی جو کم وبیش پونے تین گھنٹے تک جاری رہی۔ حضور کی تقریر کا ملخص ہدیۂ احباب کیا جاتا ہے۔

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

دوستو، پیارو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قبل اس کے کہ میں وہ مضمون شروع کروں جو آج بیان کرنا چاہتا ہوں۔ میں دوستوں کو دو ضروری کتابیں خریدنے کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں ایک انگریزی ترجمۃ القرآن مع تفسیر ہے جو تحریک جدید کی طرف سے شائع ہو رہی ہے۔ انگریزی دان احباب کو چاہیئے کہ وہ اپنے لئے اور تبلیغ کی خاطر ضرور اس کی تقسیم و اشاعت کی کوشش کریں۔ دوسری کتاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تحریروں کے اقتباسات پر مشتمل ہے۔ جسے محترم سید داؤد احمد صاحب نے مرتب کر کے شائع کیا ہے اس کا نام ہے

"حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی تحریروں کی رو سے"

یہ بڑا مفید مجموعہ ہے اگرچہ لمبا ہے لیکن اسے مختصر کیا ہی نہیں جاسکتا تھا۔ یہ بھی ایک ایسی کتاب ہے جس سے پڑھے لکھے دوستوں کو ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ احباب خود بھی اسے خریدیں اور پڑھیں اور اپنے بھائیوں کو بھی سنانے کی کوشش کریں۔ میرے نزدیک ہر جماعت میں اس کا کم از کم ایک نسخہ تو ضرور ہونا چاہیئے۔ اور بڑی جماعتوں کو یقیناً زیادہ تعداد میں اسے خریدنا چاہیئے۔

دو خوشخبریاں

اس کے بعد حضور نے احباب کو یہ خوشخبری سنائی کہ افریقہ کے ملک گیمبیا میں ایک نہایت مخلص افریقن احمدی کو جو وہاں کی جماعت احمدیہ کے پریذیڈنٹ بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ملک کا قائمقام گورنر جنرل بنایا گیا ہے۔ (الحمد للہ) ان کا نام الحاج ایف۔ ایم سنگھاٹے ہے۔ ان کی عمر ۵۶ سال کے قریب ہے۔ ۱۹۶۲ء میں وہ احمدی ہوئے تھے ۱۹۶۴ء میں انہیں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ شریف کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ تقرر ان کے لئے ان کے ملک کے لئے اور اسلام و احمدیت کے لئے مبارک کرے۔ آمین۔

جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری سنائی تو احباب نے بے ساختہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اور بلند آواز سے یہ کہا کہ حضور کو عہدِ خلافت کی یہ پہلی خوشخبری اور کامیابی مبارک ہو۔

حضور نے احباب کو ایک اور خوشخبری سے نوازتے ہوئے فرمایا۔ اس کے علاوہ احباب یہ سنکر بھی خوش ہوں گے کہ گذشتہ مہینے میں بیرونی ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۵۰ اشخاص احمدی ہوئے ہیں۔ (الحمد للہ اللّٰھم زد فزد کی آوازیں)

فضل عمر فاؤنڈیشن

اس کے بعد حضور نے فرمایا کل مکرمی و محترمی چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے احباب کی خدمت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی یاد میں ایک فنڈ قائم کرنے کی تحریک کی تھی۔ اب مشورہ کے بعد اس فنڈ کا نام "فضل عمر فاؤنڈیشن" تجویز ہوا ہے۔ اس فنڈ سے ایسے کام کئے جائیں گے جن سے حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کو خاص دلچسپی تھی۔ اس میں شک نہیں کہ موجودہ شکل میں صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید، وقف جدید، انصار اللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کی جو ذیلی تنظیمیں حضور نے جماعت میں قائم فرمائی ہوئی ہیں وہ سب حضور کی یادگار ہیں۔ اور جب تک یہ قائم ہیں اور جب تک ان تنظیموں کے اچھے اور خوشکن نتائج ظاہر ہوتے رہیں گے اور ہمیں خدا کے فضل سے امید ہے کہ قیامت تک ان کے اچھے نتائج نکلتے چلے جائیں گے۔ اس وقت تک حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کا نام اور کام بھی زندہ رہے گا اور دنیا عزت سے حضور کو یاد کرتی رہے گی۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم حضور کی یاد میں صدقہ جاریہ کے طور پر نئی سکیمیں جاری نہ کریں۔ اس لئے میں دوستوں سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ اپنی پہلی تمام مالی قربانیوں پر قائم رہتے ہوئے اور ان میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر بشاشت قلب کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس فنڈ میں بھی دل کھول کر حصہ لیں اور ساتھ ہی یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس فنڈ کو بابرکت کرے اور اس کے اچھے نتائج کا ثواب حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ کو بھی اور ہمیں بھی پہنچائے

حضور اقدس نے فرمایا۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کا کل ہی اعلان کیا گیا تھا۔ باوجود اس کے کہ ابھی جماعتوں کو اور عہدہ داران جماعت کو باہمی مشورہ کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت تک قریباً ۱۵ لاکھ روپے کے وعدے اس فنڈ میں ہو چکے ہیں۔ الحمد للہ (نعرہ ہائے تکبیر)

حضور نے فرمایا۔ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ لاکھ روپے سے کہیں زیادہ رقم جمع ہو جائے گی۔ ابھی یہ تحریک بیرونی جماعتوں تک نہیں پہونچی کم از کم ۱۰ لاکھ روپے تو بیرونی جماعتیں ہی فراہم کر دیں گی۔ اس کے علاوہ ہم نے جو کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جسمانی اولاد ہیں آپس میں مشورے کے بعد اس خیال کے ماتحت کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ہمیشہ یہ نصیحت فرمائی ہے کہ اپنی جائدادوں کو دینی کاموں پر لگاؤ اور یہ کہ یہ جائدادیں اسی لئے بنائی گئی ہیں تاکہ ہم دنیوی فکروں سے آزاد ہو کر دین کی خدمت کر سکیں۔ ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم حضرت مصلح موعودؓ کے خاندان کی طرف سے ایک لاکھ روپے اس فنڈ میں دیں گے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا دوست یہ بھی یاد رکھیں کہ اس فنڈ کے لئے جو وعدے کئے جا رہے ہیں۔ ان کی ادائیگی تین سالانہ قسطوں میں بھی ہو سکتی ہے دوست اس سہولت سے فائدہ اُٹھائیں اور یہ نہ سمجھیں کہ ادائیگی یکمشت ضروری ہے جو دوست ایسا سمجھنے تھے اور انہوں نے اس خیال کے ماتحت اپنے وعدے لکھوائے ہیں اور انہیں اپنے وعدوں پر نظر ثانی کر کے ان میں زیادہ اضافہ کرنا چاہیئے۔

یہ فنڈ کن امور پر خرچ کیا جائے گا — اس سلسلہ میں حضور نے فرمایا۔ اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دی جائے گی جو اس کے قواعد وضوابط مرتب کرے گی اور غور کرے گی کہ کن کن کاموں پر اور کس طرح اسے استعمال کیا جائے۔ بہر حال جو موٹی باتیں اس سلسلے میں میرے ذہن میں ہیں وہ یہ ہیں کہ

۱۔ دنیا میں تبلیغ اسلام کے نظام کو وسیع سے وسیع تر کرنے کے لئے اس فنڈ کی مدد سے مبشرین اور مبلغین تیار کئے جائیں گے۔ کیونکہ ہماری تبلیغی ضرورتیں بیرونی ممالک میں بہت زیادہ ہیں اور ہمیں انہیں جلد تر پورا کرنا چاہیئے۔

۲۔ بعض ایسے اعلیٰ دماغ کے نوجوان ہوتے ہیں کہ اگر ان کی صحیح رنگ میں مدد اور تربیت کی جائے تو وہ دنیا کے چوٹی کے دماغوں میں شمار ہو سکتے ہیں اور اگر ان کی صحیح اور بر وقت مدد نہ کی جائے تو حالات کی مجبوری کی وجہ سے وہ ضائع ہو جاتے ہیں اس فنڈ سے ایسے نوجوانوں کی بھی مدد کی جائے گی

اس کے بعد حضور نے اصل مضمون شروع کرتے ہوئے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا خذوا التوحید التوحید یا ابناء الفارس۔ (تذکرہ ص)

یعنی اے ابنائے فارس! توحید کو مضبوطی سے پکڑے رکھو اور اسے سنبھالے رکھو۔ اللہ تعالیٰ نے کا یہ حکم مجھے بھی ہے اور میرے بھائی بہنوں کو بھی ہے اور چونکہ

آپ میں سے ہر ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی اولاد میں شامل ہے اس لئے آپ سب بھی اس کے مخاطب ہیں اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو یہ کہہ رہا ہے کہ دیکھنا! توحید کے مقام سے کبھی اِدھر اُدھر نہ ہونا۔

توحید کسے کہتے ہیں

سوال پیدا ہوتا ہے کہ توحید کسے کہتے ہیں؟ قرآن مجید۔ احادیث نبویہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بغور مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توحید اس کا نام ہے کہ ہر قسم کے شرک سے پرہیز کرو۔ نہ سورج نہ چاند نہ آسمان کے ستارے نہ آگ نہ پانی نہ کوئی اور چیز معبود ٹھہراؤ۔ دنیا کے اسباب کو ایسی عزت نہ دو۔ ان پر ایسا بھروسہ نہ کرو کہ گویا وہ خدا تعالیٰ کے شریک ہیں۔ اور اپنی ہمت اور اپنی کوشش کو کچھ چیز نہ سمجھو کہ یہ بھی توحید باری کے خلاف اور شرک کی قسموں میں سے ایک قسم ہے۔ نہ اپنے اعمال پر اور نہ اپنی قربانیوں پر نہ اپنی جدوجہد پر تکیہ کرو سب کچھ کر کے پھر یہ سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا۔ نہ اپنے علم پر کوئی غرور کرو نہ اپنے عمل پر کوئی ناز۔ اپنے تئیں فی الحقیقت جاہل اور عاجز سمجھو اور خدا تعالیٰ کے آستانہ پر ہر وقت اور ہر دم اپنی روح گداز رکھو اور اپنی عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اس کے فیوض کو اپنی طرف کھینچنے کی کوشش کرو اور اپنے دل کی گہرائیوں سے یقین کرو کہ تمہارا خدا وہ خدا ہے جو اپنی ذات اور صفات میں واحد و یگانہ ہے توحید کا یہ وہ سبق ہے جو اس الہام میں ہمیں سکھایا گیا ہے

توحید حقیقی کا سب سے بڑا علمبردار

حضور نے فرمایا۔ حضرت آدم سے لے کر آج تک اللہ تعالیٰ کے انبیاء اور اس کے دیگر بزرگ بندوں نے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے جلال کے جلوے دیکھے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق مقام توحید کے عرفان کو اور مقام عبودیت کو حاصل کیا مگر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا جو عظیم جلوہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے مقدر تھا وہ کسی اور کو نصیب نہ ہوا۔ اس جلوہ کی ایک جھلک تھی جو موسیٰ (علیہ السلام) نے دیکھی اور وہ بھی جبل طور کی وساطت سے۔ مگر طور کا سینہ دل پاش پاش ہو گیا اور موسیٰ اس جلوہ کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو گئے لیکن جب اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا یہی جلوہ اپنی پوری شان کے ساتھ حضرت محمد الرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ظاہر ہوا تو اس نے آپؐ کو پوری طرح اپنے احاطہ میں لے لیا۔ تب ہم نے دیکھا کہ ہمارے محمد صلے اللہ علیہ وسلم، عبودیت تامہ و کاملہ کے ارفع و اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔ یوں تو ہر نبی نے ہی خدا تعالیٰ کی توحید کا نعرہ بلند کیا اور اپنی عبودیت کا اظہار کیا لیکن جس شان جس اہتمام اور جس تاکید کے ساتھ آپؐ نے اپنی عبودیت کا اعلان کیا اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ آپؐ نے اپنے ماننے والوں کو اپنے مقام کی طرف بھی متوجہ کیا اور بتایا کہ قیامت تک میرے ذریعے روحانی فیوض جاری رہیں گے مگر ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہوں میں اس کا بندہ اور میری ہر ایک خوبی میری ذاتی خوبی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ہی کی دین ہے۔ آپؐ نے تاکید فرمائی کہ ہر بلندی و پستی سے جب بھی خدا کی توحید اور اس کی عظمت اور اس کے جلال کا نعرہ بلند کرو تو ساتھ ہی یہ نعرہ بھی لگاؤ کہ محمدؐ خدا کا ایک بندہ ہی ہے گویا جب بھی اللہ اکبر کی آواز فضاؤں میں گونجے تو ساتھ ہی یہ آواز بھی ضرور بلند ہو کہ اشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ۔

مقام توحید اور مقام عبودیت کا یہ سبق یوں تو سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اور ان کے بعد میں آنے والوں نے سیکھا لیکن اس سبق کو سب سے زیادہ سیکھنے اور یاد رکھنے اور اس مقام عبودیت کا عرفان رکھنے اور پھر نازک وقت میں اس کا اظہار کرنے والا وجود وہی تھا جسے سب سے پہلے آپؐ پر ایمان لانے کی توفیق ملی ـــ یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تب خدا کا یہ بندہ کھڑا ہوا اور اس نے بے چین اور قریباً حواس باختہ مسلمانوں کو یہ کہہ کر پکارا کہ

من کان منکم یعبد محمداً فان محمداً قد مات ومن کان منکم یعبد اللہ فان اللہ حیٌّ لا یموت یعنی اگر تم میں سے کوئی ایسا ہے جو (نعوذ باللہ) حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنا معبود سمجھتا تھا تو وہ جان لے کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں لیکن تم میں سے جو خدا تعالیٰ کو ہی تمام فیوض کا سرچشمہ یقین کرتے ہیں انہیں جان لینا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ زندہ ہے اور اس پر کبھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

حضرت فضل عمرؓ کی وفات پر ہماری کیفیت

حضور نے فرمایا۔

آج ہمارے دل بھی مجروح ہیں ہم ایک ایسے صدمہ سے دوچار ہوئے ہیں جو بظاہر ناقابل برداشت معلوم ہوتا تھا ہمارا وہ محبوب آقا ہم سے جدا ہو گیا جس نے ۵۲ برس تک ہم پر غیر محدود احسان کئے وہ ہمارے غموں میں شریک ہو کر ہمارا سہارا بنا رہا۔ اس نے ہمیں قرآن کریم کا علم سکھایا خدا کے چمکتے ہوئے نشان دکھائے۔ اس نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے سلسلے میں ہماری راہنمائی فرمائی۔ وہ یتیموں کا سہارا اور بیواؤں کا مددگار بنا رہا اور جب بھی مخالفین نے ہم پر حملہ کیا اور دنیا نے یہ سمجھا کہ اب اس جماعت کا بچنا مشکل ہے تو اس وقت دشمن کے چلائے ہوئے سب تیر اپنے سینے پر اس نے سہے۔ ہم راتوں کو آرام کی نیند سوتے تھے کیونکہ ہمیں علم ہوتا تھا کہ ایک دل ہے جو ہمارے لئے تڑپ رہا ہے۔ اور جو اپنے مولا کے حضور راتوں کو جاگ جاگ کر بڑی عاجزی سے یہ عرض کر رہا ہے کہ اے میرے خدا یہ تیرے مسیح کا لگایا ہوا پودا ہے۔ یہ بے شک کمزور ہے لیکن اسی کے ذریعے تیرے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا کے کونے کونے میں پہنچ رہا ہے۔ اگر آج یہ پودا برباد ہو گیا تو الٰہی! تیرے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کا نام دنیا میں کیسے بلند ہو گا

غرض ہمارا محبوب آقا جو ہم سے رخصت ہو گیا ہے راتیں جاگ جاگ کر اور اپنے مولا کے حضور عاجزانہ دعائیں کر کے گزار دیتا تھا اور اس کے دن کیسے گذرتے تھے؟ اس کے متعلق میں ذاتی طور پر یہ گواہی دے سکتا ہوں کہ سالہا سال ایسے گزرے ہیں جبکہ ۱۸-۱۸ گھنٹے مسلسل آپ نے کام کیا۔ آپ نے ہر قسم کے دکھ اٹھائے محض اس لئے کہ ہمیں سکھ حاصل ہو ـــ ہر قسم کی تکلیفیں سہیں تاکہ ہمارے بار ہلکے ہوں۔ غرض آپ کے احسان ہم پر اتنے ہیں کہ نہ میں انہیں گن سکتا ہوں اور نہ آپ ـــ آخر خدا تعالیٰ کی مرضی پوری ہوئی۔ ہمارا یہ محبوب ۷-۸ نومبر ۶۵ء کی درمیانی شب کو ہم سے جدا ہو گیا (انا للہ وانا الیہ راجعون) ہمارے دلوں پر جو گذری الفاظ میں اسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ اس موقع پر اگر کوئی چیز ہمارے لئے سہارا اور ڈھارس کا موجب تھی تو وہ یہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول تھا جو انہوں نے آنحضرت صلعم کی نسبت ایک بڑا درد بھری صدمہ کے موقع پر کہا تھا۔ یعنی یہ کہ جو خدا تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے وہ جان لے کہ ہمارا خدا حیّ و قیوم ہے۔ وہ ہرگز ہمارے ساتھ بے وفائی نہیں کرے گا۔ ساری خوبیوں اور سارے کمالات کی جامع تو حضرت رسول کریم صلعم کی ذات تھی باقی سب نے جو کچھ پایا انہیں کے طفیل پایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو کچھ پایا اور ہم آج جو کچھ پا رہے ہیں سب انہیں کے واسطہ اور طفیل سے پا رہے ہیں۔ اس عظیم الشان ذات کی وفات کا جو صدمہ تھا اس کے مقابلہ میں تو ہمیں اپنا یہ صدمہ بھی کم نظر آتا ہے جب اتنے بھاری صدمے پر بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ قول ڈھارس کا موجب بن گیا تھا تو یقیناً یہ قول آج بھی ہمارے لئے تسلی اور ڈھارس کا موجب ہے اور ہم بھی آج یہی کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے حی و قیوم خدا پر یقین رکھیں گے تو یقیناً وہ ہمیں کبھی اکیلا نہ چھوڑے گا۔ اگر ہم ایمان پر قائم رہیں گے تو یقیناً وہ بھی پہلے کی طرح ہر مرحلہ پر ہماری مدد کے لئے آتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ کی برکتیں اسی طرح آج بھی موجود ہیں جس طرح پہلے موجود تھیں اس لئے انشاء اللہ وہ ہمیں اسی طرح فراست اور نور عطا فرماتا رہے گا جس طرح وہ ہمیں پہلے عطا فرماتا رہا ہے۔ اس لئے یہ مت سمجھو کہ خدا کی مدد پیچھے رہ گئی انشاء اللہ اس کی نصرت و تائید ہمیں آئندہ بھی ملتی رہے گی یہی وہ توکل ہے جو آج بھی ہمیں زندہ رکھ رہا ہے۔ اگر ہم ایک زندہ خدا کو ماننے والے نہ ہوتے تو ہمارے دل کبھی کے ٹوٹ گئے ہوتے بے شک ہمیں صدمہ ہے اور بہت بڑا صدمہ ہے لیکن ساتھ ہی پورا توکل اور یقین بھی ہے کہ انشاء اللہ ہمارا خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا اور انشاء اللہ وہ دن جلد آئے گا جس کی انتظار میں ہمارا آقا ہم سے رخصت ہوا ہے یعنی جبکہ ساری دنیا اور ساری اقوام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے آ جمع ہوں گی اور اسلام کا بول بالا ہو گا۔

پیشگوئی مصلح موعود

اس کے بعد حضور نے مصلح موعود کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی کا تفصیلی طور پر ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح یہ پیشگوئی سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کی ذات والا صفات میں نہایت ایمان افروز طریق سے اپنی پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ حضور علیہ السلام نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پر جو اشتہار دیا اس میں یہ لکھا کہ کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی کہ نو سال کی میعاد میں جس مصلح موعود نے پیدا ہونا تھا آیا وہ یہی لڑکا ہے یا کوئی اور ہے چنانچہ جب حضور رضؓ پر یہ انکشاف ہو گیا تو حضور رضؓ نے "سراج منیر" میں اس کا اعلان فرمایا کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے اور پھر بتایا کہ اس پیشگوئی میں مصلح موعود کی بنیادی صفت نور بتائی گئی ہے باقی تمام خواص اس کے گرد گھومتے ہیں اور گذشتہ باون برس میں ہم نے اپنی آنکھوں سے یہ مشاہدہ کیا ہے کہ انوار الٰہی بارش کی طرح حضور رضؓ کے مقدس وجود کے ذریعے نازل ہوتے رہے۔ ہم نے آپ کی ہر حرکت اور سکون میں خدا تعالیٰ کا نور دیکھا۔ آپ کے ذریعہ بہت سے اخبار غیبیہ ظاہر ہوئے۔ روحانی علوم و معارف کا اظہار ہوا۔ آپ کے اخلاق فاضلہ سے اور آپ کے فیض صحبت سے ہم نے بہت سی روحانی برکات حاصل کیں غرضیکہ خدا تعالیٰ شاہد ہے کہ ہم سے رخصت ہونے والا ہمارا آقا اور محبوب واقعی الٰہی نوروں میں سے ایک نور تھا جو ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہمارے اُفق پر طلوع ہوا اور ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کی صبح کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق آسمان کی طرف اُٹھا لیا گیا۔

پیشگوئی مصلح موعود میں دوسری اہم بات یہ بتائی گئی تھی کہ

"وہ علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا"

یہ اس لئے کہ "تا دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو"

سو ہم میں سے ہزاروں اور لاکھوں نے خود مشاہدہ کیا کہ قرآن کریم کی سچی متابعت کے فیض سے علم الٰہی کے عجیب و غریب نکات و معارف آپ پر کھلنے لگے۔ اور دقیق معارف ابر نیساں کے رنگ میں برسنے لگے۔

تفسیر کبیر اور دیگر کتب تفسیر میں آپ نے جو اچھوتے علوم و معارف بیان فرمائے وہ اپنی کمیت اور کیفیت میں ایسے کامل مرتبہ پر واقع ہیں جو یقیناً خارق عادت ہیں۔ اور جن کا مقابلہ کرنا کسی کیلئے ممکن نہیں۔ آپ کو اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے جو توفیق بخشی گئی تھیں ان کو دنیا پر ثابت کرنے کے لئے آپ نے متعدد بار للکارا مگر کوئی نہ تھا جو آپ کے مقابلہ پر آنے کی جرأت کرتا۔

علوم ظاہری و باطنی کا وہ وسیع و عریض دریا جو آپ کے فیض رساں وجود سے جاری ہوا۔ اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضؓ نے قرآن مجید کی تفسیر کے طور پر جو تالیفات فرمائیں وہ کم و بیش آٹھ دس ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے روحانیات، اخلاق، سیرۃ اور تاریخ، فقہ، سیاسیات اور احمدیت کے مخصوص مسائل پر جو کتب و رسائل تحریر فرمائے ان کی میزان ۲۲۵ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔ پھر کلام اللہ کا مرتبہ دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے دنیا کی مشہور زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم بھی ضروری تھے۔ سو اس کی طرف بھی آپ نے خاص توجہ فرمائی۔ چنانچہ انگریزی ترجمہ و تفسیر کے علاوہ جرمن اور ڈچ زبان میں بھی قرآن کریم کے ترجمے شائع کئے۔ ڈینش زبان میں سات پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ شائع ہو چکا ہے۔ مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ مع تفسیر شائع ہو چکا ہے۔ لوگنڈی زبان میں پہلے پانچ پاروں کا ترجمہ مع تفسیری نوٹ شائع ہوا ہے مغربی افریقہ کے لئے بھی پہلے پارہ کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ فرانسیسی، ہسپانوی، اٹلین، روسی اور پرتگیزی زبانوں میں بھی تراجم تیار ہو چکے ہیں اور ان پر نظر ثانی ہو رہی ہے۔ انڈونیشین زبان میں بھی دس پاروں کا ترجمہ مع مختصر تفسیری نوٹ مکمل ہو چکا ہے

پھر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دنیا بھر میں مساجد تعمیر کرنے کی طرف بھی توجہ فرمائی۔ چنانچہ دنیا کے متعدد ممالک میں جن میں یورپ، امریکہ، افریقہ اور ایشیا کے مختلف ممالک شامل ہیں اس وقت تک ۲۸۹ مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور متعدد دیگر ممالک میں احمدی مبلغین کے ذریعے اسلام کا پیغام پہنچ چکا ہے۔ ان کی مجموعی تعداد ۴۳ ہے اور ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی مخلص احمدی جماعتیں موجود ہیں جو ہر رنگ میں روحانی نعمتوں سے مالا مال ہیں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے عشق میں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں سرشار ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے ہمکلام ہوتا ہے اور انہیں سچی خوابوں سے مشرف کیا جاتا ہے

پھر خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ:۔

"ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے"

قرآنی محاورہ میں روح اس کلام الٰہی کو بھی کہتے ہیں جو اُخروی حیات کا سبب اور ذریعہ ہے اور ہم نے مشاہدہ کیا کہ یہ مرتبۂ عالیہ بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل تھا چنانچہ سرسری تحقیق سے جو علم حاصل ہوا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور رضؓ کے رؤیائے صالحہ اور کشوف کی مجموعی تعداد کم و بیش پانچ صد ہے اور الہامات کی تعداد ۸۸ ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے متعلق فرمایا تھا کہ وہ اپنے کاموں میں اولو العزم ہوگا۔ مردِ مومن کا عزم توکل کی بنیادوں پر بلند ہوتا ہے اور خدا شاہد ہے اور ہم سب اس کے گواہ ہیں کہ ہمارا محبوب توکل کے بھی بلند مقام پر فائز تھا نامساعد حالات میں بھی ایسی خوشحالی سے دن گزارے کہ گویا ان کے پاس ہزارہا خزائن موجود ہیں۔ تنگی کی حالت میں بھی کمال کشادہ دلی اپنے مولا کریم پر بھروسہ رکھا ایثار آپ کا مشرب تھا اور خدمت خلق آپ کی عادت تھی۔ ہزارہا غرباء کو سہارا دیا۔ یتیموں کی پرورش کی۔ بے سہارا طلبا کو تعلیم دلوائی۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ اگر سارا جہان بھی آپ کا عیال ہوتا تب بھی آپ کے دل میں انقباض پیدا نہ ہوتا خدا خود آپ کے کاموں کا کارساز اور آپ کا متولی تھا جیسا کہ ۱۹۵۳ء میں ہم نے اپنی آنکھوں سے اس کا مشاہدہ کیا۔ جب آپ مسند خلافت پر رونق افروز ہوئے تو جماعت کے اکابر کا ایک حصہ ساتھ چھوڑ چکا تھا اور خزانہ خالی تھا مگر آپ کا دل ایک لمحہ کے لئے بھی نہ گھبرایا اور جب آپ اپنے مولا کو پیارے ہوئے تو دنیا کے طول و عرض میں لاکھوں دل آپ کی یاد میں تڑپے۔ لاکھوں روحیں آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے دعائیں کرتی ہوئیں اپنے رب کے حضور جھکیں اور اپنے پیچھے آنے والوں کے لئے ایک بھرا پُرا خزانہ اور ایثار پیشہ قوم چھوڑ گئے۔

ربوہ کی اس سرزمین کا ذرہ ذرہ جسے آپ رضؓ نے اپنے آنسوؤں اور خون سے سینچا آپ کی اولوالعزمی پر گواہ ہے

پھر خدا نے فرمایا تھا کہ

"وہ دل کا حلیم ہوگا"

یعنی وہ صفات باری کا مظہر ہوگا اور تمام صفات حسنہ سے متصف ہوگا۔ اور ہم میں سے ہزاروں اس بات پر گواہ ہیں کہ ہمارا آقا اور ہمارا محبوب مصلح موعود اسی زمرۂ ابرار میں شامل تھا۔

پھر خدا نے فرمایا تھا کہ وہ

"تین کو چار کرنے والا ہوگا"

ایک ہی پیشگوئی بعض دفعہ کئی واقعات پر مشتمل ہوتی ہے کئی لحاظ سے یہ پیشگوئی پہلے بھی پوری ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے ایک معنے یہ بھی تھے کہ جن چار لڑکوں کی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بشارت دی تھی ان میں سے چوتھا لڑکا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے صلب سے پیدا ہوگا۔ اور وہ بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی تحریر فرمایا ہے۔ سو اس لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی ہے

کچھ اپنے متعلق

اس کے بعد حضور نے فرمایا:۔

اب میں کچھ اپنے متعلق کہنا چاہتا ہوں اور میں بغیر کسی جھجک کے اور بغیر کسی تکلف کے اپنے خدا کے حضور یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں قرآن شریف کے متبعین کے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ وہ ہمیشہ تذلل، نیستی اور انکساری کو پسند کرتے ہیں اور اپنی اصل حقیقت تذلل، مفلسی اور ناداری اور پُر تقصیری کو سمجھتے ہیں

میں جب اپنے آپ پر غور کرتا ہوں تو اپنے آپ کو اس مقام سے بھی کہیں نیچے پاتا ہوں۔ کیونکہ حضور رضؓ نے جن لوگوں کا ذکر کیا ہے ان کے کچھ کمالات بھی بیان کئے ہیں لیکن میں اپنے اندر کوئی کمال نہیں پاتا اور حیران ہوں کہ میں کن الفاظ میں اپنا ذکر کروں۔ میں تو اکثر سوچتا ہوں اور حیران ہوتا ہوں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا وجود اپنے خدا کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہے کہ ؎

کرمِ خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

تو میرے جیسا انسان کن الفاظ میں اپنے آپ کو اپنے خدا کے سامنے پیش کرے۔ لیکن میں اس تمام نیستی اور تذلل کے باوجود کہ میں تو محض لاشئی ہوں پھر بھی یہ کہنے پر

مجبور ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے جس مقام پر مجھے کھڑا کیا ہے اس کی حفاظت کا اس نے خود ذمہ لے رکھا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ جب تک وہ مجھے زندہ رکھنا چاہے گا اس قادر و توانا کا قوی ہاتھ ہمیشہ میرے ساتھ رہے گا اور میرے ہاتھ سے وہ جماعت کو جس طرف بھی لے جائے گا انشاء اللہ اس میں ضرور کامیابی ہوگی۔ اس لئے نہیں کہ میرے اندر کوئی خوبی ہے بلکہ اس لئے کہ اس قادر و توانا کے ہاتھ میں سب طاقتیں ہیں اور اس کا وعدہ ہے کہ وہ مجھے کامیابی عطا فرمائے گا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ۱۹۱۵ء میں تقریر کرتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ "ہماری جماعت کی ترقی کا زمانہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت قریب آگیا ہے اور وہ دن دور نہیں جبکہ افواج در افواج لوگ اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔ مختلف ملکوں سے جماعتوں کی جماعتیں داخل ہوں گی اور وہ زمانہ آتا ہے کہ گاؤں کے گاؤں اور شہر کے شہر احمدی ہوں گے اور ابھی سے مختلف اطراف سے خوشخبری کی ہوائیں چل رہی ہیں اور جس طرح خدا تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے تاکہ غافل لوگ آگاہ ہو جائیں اور اپنے مال و اسباب کو سنبھال لیں اسی طرح خدا تعالیٰ نے ہماری ترقی کی ہوائیں چلا دی ہیں۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ آپ لوگوں میں سے خدا کے فضل سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پائی۔ ان کا فرض ہے کہ وہ آنے والوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا باعث ہوں کیونکہ کوئی ایک شخص ہزاروں کو نہیں سکھا سکتا۔ دیکھو یہ آمدنی ہو رہی ہے جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آمدنی ہوگا۔ جس کے زمانہ میں فتوحات ہوں گی"

(انوار خلافت طبع اول ص ۱۱۵ تا ص ۱۱۶۔ تقریر فرمودہ ۲۸ دسمبر ۱۹۱۵ء)

یہ خدائی وعدہ ہے جو انشاء اللہ ضرور پورا ہو کر رہے گا۔ اسلام احمدیت کے ذریعے سے ساری دنیا پر غالب آئے گا اور ہر وہ طاقت جو اس کی راہ میں حائل ہوگی۔ ذلیل و ناکام کر دی جائے گی۔ دنیا کے تمام اموال بھی اگر ادیان باطلہ کی پشت پر ہوں اور وہ اسلام کی مخالفت پر آمادہ ہوں تو اس کا نتیجہ انشاء اللہ مٹی کی اس ڈھیلی سے بھی زیادہ حقیر ہوگا جو آپ کے پاؤں کے نیچے ہے۔ بیشک ہم کمزور ہیں۔ مگر جس خدا کی طرف ہم منسوب ہیں وہ کمزور نہیں۔ بے شک ہم گنہگار ہیں ہم سے غلطیاں بھی ہوتی ہیں لیکن ہم اپنے رب سے ہرگز مایوس نہیں ہیں ہمارے کانوں میں ہمیشہ اس کی یہ میٹھی آواز رہتی ہے کہ

لاتقنطوا من رحمة الله

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے کبھی ناامید نہ ہو۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ ہماری ہر حرکت جس جہت کی طرف بھی ہوگی وہاں پر اسلام کا جھنڈا گاڑا جائے گا اور وہ ہماری حقیر کوششوں میں غیر معمولی برکت پیدا کرے گا۔ میں تمام جماعت کو جو کہ یہاں موجود ہے اور پوری دنیا کو کامل یقین کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ آئندہ پچیس تیس سال کے اندر دنیا میں ایک عظیم الشان تغیر پیدا ہونے والا ہے۔ وہ دن نزدیک ہیں جب دنیا کے بہت سے ممالک کی اکثریت اسلام کو قبول کر چکی ہوگی۔ اور دنیا کی سب طاقتیں اور ملک بھی اس آنے والے روحانی انقلاب کو روک نہیں سکتے۔ جبکہ وہی زبانیں جو آج رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہی ہیں آپ پر درود و سلام بھیج رہی ہوں گی۔ یہ دن یقیناً آنے والے ہیں۔ لیکن یہ بشارتیں ہم پر بھی کچھ ذمہ داریاں عائد کرتی ہیں۔ جنہیں ہر حال میں ہمیں پورا کرنا ہے۔ ہمیں عظیم قربانیاں دینی ہوں گی۔ جب ہم اپنا سب کچھ خدا کی راہ میں قربان کر دیں گے تب خدا کہے گا کہ میں اپنا کچھ کیوں بچا کر رکھوں میں بھی دینی سب برکتیں تمہیں دیتا ہوں۔ اور جب ایسی حالت ہو جائے تو پھر خود سوچ لو کہ ہمارے لئے کیا کمی رہ جائے گی۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا کہ حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے دنیا کے مختلف ممالک میں تبلیغ اسلام کے جو مراکز قائم کئے تھے ان میں سے نو مرکز مختلف وجوہ کی بنا پر بند ہو گئے تھے پہلا کام جو ہمیں سب سے اول کرنا ہے وہ یہ ہے کہ ان مراکز کو جلدی جلدی اور جب بھی ممکن ہو پھر جاری کیا جائے۔ اس کے علاوہ بعض نئی جگہوں پر بھی فوری طور پر مشن قائم کرنے کی ضرورت ہے۔

بعض ممالک میں مساجد تعمیر کرانے کی ضرورت ہے لیکن ان کے لئے سب سے پہلی ضرورت مبلغین اور مشنریوں کی ہے احمدی بچوں اور نوجوانوں کو اس کے لئے آگے آنا ہوگا۔ اور والدین کو اپنے بچوں کو وقف کرنا ہوگا جو بچے اپنی زندگیاں دین کی خدمت کے لئے وقف کریں گے انہیں تیار کرنے پر تو کافی وقت صرف ہوگا۔ اس لئے فوری ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ایسے دوستوں کو آگے آنا چاہیئے جو اپنے دنیوی کاموں سے ریٹائر ہو چکے ہوں یا ہونے والے ہوں یا ہو سکتے ہوں ایسے دوستوں کو مختصر عرصہ کے تعلیمی نصاب کے بعد تبلیغ کے لئے باہر بھیجا جا سکتا ہے لیکن ہمارے کاموں کی اصل بنیاد دعاؤں اور توکل پر ہے اسلئے دوستوں کو خصوصیت سے دعاؤں کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ پھر مالی قربانیوں کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ یہاں کے احمدیوں کیلئے اور بیرونی ممالک کے احمدیوں کیلئے بھی بڑی مالی و علمی آپ کر چکے ہیں۔ انہیں بھی آپ پورا کریں اور کوشش کریں کہ کوئی بقایا آپ کے ذمہ نہ رہے۔ اگر آپ اس میں کامیاب ہو جائیں تو ہماری کوششوں میں بہت اضافہ ہو جائے گا اور ہم پر اللہ تعالیٰ کے مزید افضال نازل ہوں گے۔ بہرحال جو کام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے شروع کئے تھے انہیں کامیابی کے ساتھ اختتام تک پہنچانا میرا فرض ہے اور میں آپ سے امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ آپ میرے ساتھ تعاون کریں گے۔ (الفضل ۲۴ر فروری ۱۹۶۶ء)

ایک پیشگوئی اور اُس کا ظہور

از حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ربوہ

اک پیشگوئی حضرت مہدی امام نے — بعد از دعا بتائی علیہ السلام نے

فرزند ارجمند عطا ہوگا آپ کو — جو اعلےٰ مرتبے یہ دکھائے گا باپ کو

پھیلے گا شہرہ اس کا جہاں میں بہر طرف — کر دے گا کل مذاہب عالم کو برطرف

لیکن جو احمدیت و اسلام کا ہے دین — حاصل فروغ ہوگا اسے خاص بالیقین

ہر کام ہوگا مصلح موعود کی طفیل — والفجر کی منیادوں سے جاتی رہیگی لیل

مرفوع آسمان پہ ہوا کرکے اپنا کام — اور جانشیں ناصر دین چھوڑا والسلام

قطعات

(۱)

یادگار مصلح موعود ہے یہ قافلہ — جس کی نصرت پہ فرشتوں کا ہے اترا قافلہ

لکھی ان کی تواضع ہے ترقی کی دلیل — فطرتاً بخشی ہے ان کو حق نے اک شان جمیل

(۲)

شکر صد شکر کہ سب احمدی مامون ہے — ان بلیات آفات سے مصئون ہے

ایک نمونہ ہے حکومت کی وفاداری کا — عہد جو کر چکے تھے اسکے وہ مرہون رہے

(۳)

چھ ماہ بعد اخبار بدر ملنے پر

فروری کا آخری دن سن چھیاسٹھ جمعہ تھا — چھ مہینے بعد آیا ہے نظر بدر ہدیٰ

آنکھیں روشن ہو گئیں اللہ حفیظ اپنا ہوا

شاد ہے اکمل کہ فیض احمد کا جاری ہو گیا

(اکمل ربوہ)

عیسائیت کے ایک اور گڑھ میں خانۂ خدا کی معجزانہ تعمیر

(بقیہ صفحہ اوّل)

آنے والے جملہ نمائندگان شریک ہوئے پھر سب دوست دعائیں کرتے ہوئے مسجد کے اندر داخل ہوئے۔ دو نفل نماز باجماعت ادا کی گئی۔ سب نے مل کر نماز کے دوران مسجد کی تعمیر میں حصہ لینے والے احباب نیز اس علاقہ میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لئے دعائیں مانگیں۔ اس طرح امریکہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے تعمیر ہونے والی مسجد کا اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ افتتاح عمل میں آیا۔ امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن، شکاگو اور پٹسبرگ میں جماعت احمدیہ کی مسجدیں پہلے ہی موجود ہیں جن میں باقاعدہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ لیکن وہ جماعت کے خریدکردہ مکانوں میں قائم ہیں ان مکانوں کو مسجد کی شکل دے دی گئی تھی۔ اس لحاظ سے ڈیٹن کی نو تعمیر شدہ مسجد امریکہ میں جماعت کی چوتھی مسجد ہے۔

تین لاکھ کی عیسائی آبادی، پانچ سو گرجوں اور ایک ہزار پادریوں کے شہر ڈیٹن میں پہلی مسجد کا تعمیر ہونا تھا کہ وہاں کے عیسائی پریس میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ مخالف اور موافق ہر قسم کے تبصرے ہونے شروع ہو گئے۔ مقامی اخبارات کے نمائندوں نے بکثرت مسجد آ کر اسلام اور جماعت احمدیہ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ مسجد کے فوٹو اُتارے اور پھر انہیں تفصیلی نوٹس کے ساتھ اپنے اپنے اخبارات میں شائع کیا۔ اس طرح ڈیٹن کے بچے بچے کو اس بات کا علم ہو گیا کہ شہر میں سینکڑوں گرجے ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کی عبادت گاہ یعنی ایک مسجد بھی تعمیر ہو گئی ہے۔ جسے شہر کے مسلمانوں نے خود تعمیر کیا ہے۔ الغرض مسجد کی تعمیر کے نتیجہ میں وہاں عوام میں اسلام کے متعلق دلچسپی بہت بڑھ گئی ہے۔ اور وہ اسلام کے بارہ میں معلومات حاصل کرنے کی غرض سے مسجد میں آتے رہتے ہیں۔

اخباروں میں مسجد کے متعلق مضامین اور خبریں نیز مسجد کے فوٹو شائع ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ چنانچہ ڈیٹن کے عیسائی اخبار "کیتھولک ٹیلی گراف" نے ۱۱ر جنوری ۱۹۶۶ء کی اشاعت میں مسجد کا تین کالمی فوٹو شائع کر کے مسجد کے متعلق اپنے نمائندے کی ایک تفصیلی خبر شائع کی ہے۔ فوٹو میں مسجد کے سامنے اس کے امام مکرم عبدالحمید صاحب کھڑے ہیں۔ اخبار نے فوٹو کے نیچے جو عبارت درج کی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:-

"پاکستان سے آئے ہوئے مسلمان لیڈر مسٹر عبدالحمید مسجد ڈیٹن کے سامنے کھڑے ہیں جو ریاست اوہایو میں تعمیر ہونے والی واحد مسجد ہے اور امریکہ بھر میں تعمیر شدہ گنتی کی چند مساجد میں سے ایک ہے۔"

"کیتھولک ٹیلی گراف" نے مسجد کے متعلق جو طویل خبر شائع کی ہے اس کے بعض حصوں کا ترجمہ ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں۔ اخبار مذکور رقم طراز ہے:-

"عبدالحمید صاحب ڈیٹن مسجد کے امام ہیں۔ یہ مسجد ایک اسلامی فرقہ یعنی جماعت احمدیہ کی عبادت گاہ ہے اس جماعت کی ایک غیر معمولی شاخ ڈیٹن میں بھی قائم ہے۔ یہ مسجد جو روایتی گنبد اور مینار (؟) سے مزین ہے اور اوہایو میں تعمیر ہونے والی واحد مسجد ہے اسے ڈیٹن کے علاقہ میں رہائش پذیر قریباً دو سو مسلمانوں کی سہولت کے پیش نظر تعمیر کیا گیا ہے تاکہ وہ اس میں نماز ادا کر سکیں (فاصلوں کی دوری کے باعث) اس مجموعی تعداد میں سے دس فیصد لوگ ہی نماز کے لئے باقاعدگی سے پہنچ پاتے ہیں۔ مسجد کے امام صاحب کو اس بات کا یقین ہے کہ یہ مسجد مقامی اسلامی آبادی کو منظم و مضبوط بنانے کے علاوہ ان کی تعداد میں بھی اضافہ کا موجب ہو گی .....

ڈیٹن کی مسجد میں جو لوگ نماز ادا کرتے ہیں ان میں سے اکثر حبشی النسل ہیں لیکن امام صاحب نے بتایا کہ اسلام نسلی امتیاز کو قطعاً روا نہیں رکھتا۔ امریکی مسلمانوں کے علاوہ ڈیٹن یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کرنے والے عرب ملکوں کے مسلمان طلباء بھی گاہے گاہے مسجد میں آ کر نماز ادا کرتے ہیں۔

ڈیٹن کے مسلمان مسجد میں کھڑے ہو کر رکوع کی حالت میں جھک کر اور سجدہ کی حالت میں زمین سے لگ کر دعا کرتے خدا کی حمد بیان کرتے اور قرآن کی آیات پڑھتے ہیں۔ وہ مشرق کی جانب اپنے مقدس شہر مکہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ مکہ وہ شہر ہے جہاں بانیٔ اسلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) چھٹی عیسوی میں پیدا ہوئے تھے۔ ڈیٹن کی مسجد میں نماز ادا کرنے والے مسلمان بھی عبادت کے لئے گھنٹے وغیرہ بجایا کرتے نہیں کرتے اس لئے روایتی طریق کے مطابق مؤذن ہی انہیں دن میں پانچ مرتبہ نماز کے لئے پکارتا ہے۔

عبدالحمید صاحب نے مسجد کے مؤذن رابرٹ بلیک کو بلوا بھیجا۔ وہ بڑی عمر کے ایک حبشی مسلمان ہیں اور مسجد کے قریب ہی رہتے ہیں۔ ان کا اسلامی نام عبدالقدیر ہے۔ انہوں نے مجھے یہ بتانے کے لئے کہ اذان کس طرح دی جاتی ہے۔ عربی میں اذان کے الفاظ دہرائے۔ اس سوال کے جواب میں کہ مؤذن کے لئے ایک ایسی زبان میں جس سے امریکی مانوس نہیں ہیں نماز کے واسطے لوگوں کو اس آسانی سے پکارنا کیونکر ممکن ہوا۔ امام صاحب نے بتایا کہ مؤذن مذکور ۱۹۴۳ء میں ان کے بحیثیت مبلغ ڈیٹن میں آنے سے پہلے ہی عربی زبان کے الفاظ صحت کے ساتھ ادا کرنے کی لیاقت اپنے اندر پیدا کر چکے تھے۔

ڈیٹن کی مسجد کے عبادت کے کمرہ میں نہ تو کوئی فرنیچر ہے اور نہ ہی گرجوں کی طرح کی سجاوٹ کی دوسری چیزیں ہیں۔ البتہ فرش پر ایک دبیز قالین بچھا ہوا ہے۔ ہر آنے والے کے لئے ضروری ہے کہ وہ جوتے اتار کر اس میں داخل ہو تاکہ قالین صاف ستھرا رہے۔

حضرت مریمؑ کے تقدس اور احترام کے بارہ میں ذوق شوق سے گفتگو کرتے ہوئے امام صاحب نے اپنے ڈیسک پر بیٹھے بیٹھے مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کے جو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ثانی ہوئی تعلیم پر مشتمل ہے اوراق اُلٹنے شروع کر دیئے اور بلند آواز سے وہ حصہ پڑھا جو مریمؑ کے پاس فرشتوں کے آنے اور مسیحؑ کی ولادت کی بشارت دینے سے تعلق رکھتا تھا۔ وہ یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ بائیبل کے بیان کے بالمقابل اس بارہ میں قرآن کیا کہتا ہے انہوں نے پڑھ کر سنایا:-

"اور اُس وقت کو یاد کرو جب ملائکہ نے کہا کہ اے مریم! اللہ نے یقیناً تجھے برگزیدہ کیا ہے اور پاک کیا ہے اور سب جہان کی عورتوں کے مقابلہ میں تجھے چن لیا ہے اے مریم! تو اپنے رب کی فرمانبردار بن اور سجدہ کر اور صرف موحدانہ پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر موحدانہ پرستش کر۔ (آل عمران)

انہوں نے مزید بتایا کہ قرآن کی رو سے فرشتوں نے مریم سے یہ بھی کہا:-

"اے مریم! اللہ تجھے اپنے کلام کے ذریعے سے (ایک لڑکے کی) بشارت دیتا ہے اُس (مبشر) کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہو گا۔ جو اس دنیا اور آخرت میں صاحب منزلت ہو گا اور خدا کے مقربوں میں سے ہو گا"

امام صاحب یہ آیت پڑھتے ہوئے رُکے اور اُنہوں نے توجہ دلائی کہ قرآن کے متن میں "کلمۃ" کا لفظ آتا ہے اور یہی لفظ مسیح کے متعلق انجیل میں بھی استعمال ہوا ہے کہ اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ مریم نے فرشتوں کو کیا جواب دیا۔ چنانچہ انہوں نے قرآن کی یہ آیت پڑھی

"اس نے کہا اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کس طرح ہو گا حالانکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھوا۔ فرمایا اللہ کا کام ایسا ہی ہوتا ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جب وہ کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اس کے متعلق صرف یہ کہتا ہے کہ تو وجود میں آ جا تو وہ وجود میں آ جاتی ہے"۔

جب یہ سوال کیا گیا کہ عیسیٰ اسلامی عقیدہ کی رو سے مسیح بھی تھا؟ تو عبدالحمید صاحب نے کہا عیسیٰ علیہ السلام ساری دنیا کے لئے مسیح نہیں تھے وہ صرف بنی اسرائیل کی طرف مسیح بنا کر بھیجے گئے تھے۔

اس کے بعد انہوں نے جماعت احمدیہ کے عقائد پر روشنی ڈالی۔ ان عقائد کی بنا پر ان کی جماعت کا نہ صرف عیسائیوں بلکہ دوسرے مسلمانوں کی اکثریت سے بھی اختلاف ہے۔

اس اسلامی جماعت (جماعت احمدیہ) کے بانی مرزا غلام احمد (علیہ السلام) تھے

تھے جو ۳۲ء ۱۹ میں پیدا ہوئے تھے جماعت احمدیہ کے عقیدہ کی رو سے مسیح کی آمد ثانی کا وعدہ آپؑ کے وجود میں پورا ہوا لہذا آپ مسیح موعود تھے۔

امام صاحب کے بیان کے موجب بانی سلسلہ کی عمر جب چالیس سال ہوئی تو آپؑ پر خدا کی وحی اور الہامات کا نزول شروع ہوا۔ اسی عمر میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی تھی۔ آپؑ پر چھبیس سال تک الہامات نازل ہوتے رہے عبد المجید صاحب نے اس بات کا اثبات میں جواب دیا کہ بہت سے مسلمان آپؑ کے دعوے کو تسلیم نہیں کرتے

عبد المجید صاحب کے نظریہ کے بموجب اللہ تعالےٰ نے مسیح کو صلیب پر سے زندہ بچا لیا تھا۔ صرف بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ وفات پا گئے ہیں بعد میں ان کے زخم مندمل ہو گئے۔ صحت یاب ہونے کے بعد ایک طویل سفر اختیار کر کے وہ کشمیر آ گئے جہاں انہوں نے ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان کا ربوہ نامی ایک شہر ہے جہاں عبد المجید صاحب ایک یا دو سال بعد واپس جانے کی توقع رکھتے ہیں۔ ڈبلن آنے سے پہلے اُنہیں لندن کی ایک مسجد میں متعین کیا گیا تھا جہاں وہ ایک سال سے زیادہ عرصہ تک رہے۔

عبد المجید صاحب نے بتایا کہ اوہایو میں ڈیٹن کے علاوہ صرف ایک مقام اور ہے جہاں مسلمان موجود ہیں۔ اور وہ ہے "سیمنتر" وہاں ایک تحقیقی ادارہ بھی ہے لیکن کوئی مسجد نہیں ہے"

دکیھئو کک ٹیلی گراف۔ ڈبلن وامریکہ بابت ۱۲ر جنوری ۱۹۶۶ء)

اخبار مذکور میں شائع ہونے والی اس خبر سے صاف عیاں ہے کہ ڈبلن میں پہلی مسجد تعمیر ہونے سے ریاست اوہایو میں خدا کے فضل سے اسلام کا بہت چرچا ہوا ہے۔ لوگوں میں اسلام سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا رجحان پیدا ہوا ہے اور یہ امر اسلام میں ان کی دلچسپی کو بڑھانے کا موجب بنا ہے

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مسجد کی تعمیر میں برکت ڈالے تا یہ امریکہ میں پیاسی روحوں کو اسلام کی آغوش میں لانے اور ان کی تشنگی کو بجھانے کا موجب بنے۔ اللہ تعالےٰ ڈبلن کی

قادیان میں یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب

(بقیہ صفحہ ۲)

فرمایا کہ جس طرح ایک پرندہ کو اپنے گھونسلے میں اور چھوٹے بچے کو آغوشِ مادر میں ہی تسکین ملتی ہے۔ اسی طرح روح انسانی کو تسکین بھی اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب اس کا صحیح تعلق خدا تعالےٰ سے ہو جائے۔ یہی وہ عظیم الشان غرض ہے جس کے لئے تمام انبیاء و صلحاء مبعوث ہوئے اور اسی کے تحت اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے قادیان کی مقدس بستی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مبعوث فرمایا یہ ایسا وقت تھا کہ ظھر الفساد فی البر والبحر کا دور دورہ تھا چنانچہ حضور علیہ السلام نے فرمایا

آں خدائیکہ از و خلق و جہاں بیخبر اند
برمن جلوہ نمود است اگر اہلی بپذیر

وہ خدا جس سے مخلوق اور لوگ بے خبر ہیں اس نے مجھ پر تجلّی کی ہے اگر تم اہل ہو تو مجھے قبول کرو۔ اسی ضمن میں مقرر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے اقتباسات سے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی کہ کس طرح حضور علیہ السلام نے بنی نوع انسان کو زندہ اور قیوم خدا تعالےٰ کا چمکتا ہوا چہرہ دکھلاتے ہوئے اس کے مجیب الدعوات ہونے کو پیش فرمایا۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کو مختلف طریقوں سے اپنی قوم کو واحد و یگانہ خدا کی طرف دعوت دی اسی طرح حضور نے بھی اپنے زمانہ کے

لوگوں کو خدا کے ساتھ اپنا تعلق پیدا کرنیکے لئے مختلف انداز میں ترغیب دی

تقریر کے آخر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات سے فاضل مقرر نے حضور علیہ السلام کی دعوت کے ان ثمرات کا تفصیل سے ذکر کیا۔ جن میں حضور نے اپنی جماعت کے متعدد افراد کا خدا تعالےٰ سے تعلق قائم ہونا بیان فرمایا ہے۔ اسی ضمن میں فاضل مقرر نے شہدائے کابل حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب حضرت عبد الرحمن صاحب اور نعمت اللہ صاحب کی شاندار قربانیوں کا حال بیان کیا کہ کس طرح انہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں اپنی جانیں جان آفریں کے سپرد کر دیں

آخر میں صاحب صدر نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت تکمیل ہدایت و شریعت کے لئے ہوئی تھی۔ مگر جب دنیا شریعت و ہدایت سے دور چلی گئی تو اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو تکمیل اشاعت شریعت کے لئے مبعوث فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعدد صحابہ اور ان کی قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے محترم صاحب صدر نے ان کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ اور سوا گیارہ بجے کے قریب یہ مبارک تقریب اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ فالحمد للہ علےٰ ذالک۔

بر عایت پردہ مستورات بھی اس جلسہ سے مستفید ہوئیں ﴿

درخواستہائے دعا

۱۔ میری لڑکی امۃ النعیم پی۔یو۔سی سائنس کا امتحان۔ امۃ الجمیل بی۔اے سیکنڈ ایر کا اور عبد السمیع پی۔یو۔سی سائنس کا امتحان دے رہے ہیں۔ اسی طرح عزیزیہ محمد ابراہیم محی الدین عبد اللطیف اور سید مجیب مختلف امتحانات دے رہے ہیں سب کی کامیابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار نور الدین الہ دین ابراہیم حیدر آباد

۲۔ ہمارے چند عزیز بچے اور بچیاں میٹرک اور پی۔یو۔سی کے امتحانات میں شامل ہو رہے ہیں۔ بزرگانِ سلسلہ اور درویشان کرام و تمام دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم ان کو نمایاں کامیابی عطا کرے آمین

خاکسار عبد المجید ٹاک سرپنچ پنچایت یاڑی پورہ کشمیر

۳۔ (۱) خاکسار کا منجھلا لڑکا عزیز ظفر احمد امسال بی کام کا فائینل امتحان۔ اور لڑکی عزیزہ مبارکہ بیگم پی۔یو۔سی کا امتحان دینے والے ہیں۔ بزرگان سلسلہ احباب اور درویشان قادیان سے دردمندانہ درخواست ہے کہ دونوں عزیزوں کی نمایاں کامیابی اور دینی اور دنیوی ترقی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار سید کریم بخش کلکتہ

۴۔ عزیزان شیر افگن و دلیر افگن ابنائے برادرم سید محمد نور عالم صاحب ایم۔اے احمدی حال کلکتہ علی الترتیب بی۔اے آنرز اور میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزان کو شاندار کامیابی عطا فرمائے۔ اور ان کو دین کے خادم بنائے۔ آمین۔

خاکسار
شریف احمد امینی مبلغ کلکتہ

ولادت

مورخہ ۱۰ر مارچ کو اللہ تعالےٰ نے مجھے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے احباب جماعت و درویشان قادیان دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ نومولود کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ نیز خاکسار کے والدین ضعیف العمر ہونے کی وجہ سے کمزور رہتے ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان کا سایہ ہمارے سروں پر تا دیر قائم رکھے۔ آمین۔

محمد ظہور حسین بی۔اے۔بی۔ٹی۔ او ماشی مال تعلیہ سمبلپور اڑلیسہ

مغربی بنگال کی جماعتوں کا تبلیغی و تربیتی دورہ

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن کلکتہ

ضلع مرشد آباد:

مغربی بنگال کے ضلع مرشد آباد میں کئی مقامات پر ہماری جماعتیں قائم ہیں۔ دو سال قبل کچھ نئے دوست احمدیت میں داخل ہوئے تو اُس علاقہ میں مخالفت کے نئے دور کا آغاز ہوا ہے۔ علماء کی انگیخت پر موضع کیتھا (بھرت پور) میں ہماری مسجد پر حملہ کر کے اُس پر ناجائز قبضہ کر لیا گیا۔ احمدیوں کا بائیکاٹ کیا گیا اور ان کو بستیوں سے نکال دینے کی دھمکیاں دی گئیں۔ سارے معاملات افسران حکومت کے نوٹس میں لائے گئے۔ لبفضلہ تعالےٰ مسجد کیتھا کا قبضہ ہم کو دوبارہ مل گیا ہے۔ شرارت کرنے والوں پر حکومت کی طرف سے مقدمہ چلایا گیا ہے جو ابھی جاری ہے۔ اس علاقہ میں مکرم مولوی عبد المطلب صاحب و مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب فانی بطور مبلغ کام کرتے ہیں۔ ہمارے مبلغین اور احباب کی خواہش تھی۔ کہ میں اس علاقہ کا دورہ کروں کہ مجھے بھی موقعہ پر پہونچ کر صحیح صورتِ حالات کا علم ہو۔ چنانچہ اِن دوستوں کے مشورہ سے تبلیغی دورہ کا پروگرام بنایا گیا۔ اور ۲۸ر فروری کو کلکتہ سے روانہ ہوا۔ میرے ہمراہ مکرم شیخ عبد الرؤف صاحب ساقی بھی تھے۔

تالگرام میں جلسہ اور بیعت

۱/۲ ۱ بجے بعد دوپہر ہم سالار اسٹیشن پہنچے۔ وہاں مکرم مولوی عبد المطلب صاحب رہنمائی کے لئے تشریف لائے ہوئے تھے۔

سالار گاؤں میں صرف ایک خاندان احمدی ہے جن کو اکثر اُن کے اپنے غیر احمدی عزیزوں کی طرف سے تنگ کیا جاتا ہے۔ اس خاندان کے ایک نوجوان عزیزم ناصر احمد صاحب کی خواہش پر ہم اُن کے مکان پر گئے۔ نماز ظہر و عصر وہاں ادا کی اور اُن بھائیوں کی خیر و برکت اور روحانی ترقی کے لئے دعا کی۔ اللہ تعالےٰ اِن کو مخالفین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

سالار سے شام کو بذریعہ بس بھرت پور کے لئے روانہ ہوئے اور بھرت پور سے تالگرام پہنچے۔ تالگرام میں نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ اور گذشتہ سال ہی وہاں مسجد احمدیہ تعمیر ہوئی ہے احباب میں تبلیغی جوش ہے۔ نماز مغرب کے بعد مسجد احمدیہ کے سامنے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ مکرم مولوی فانی صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم ساقی صاحب نے بنگالی نظم سنائی۔ بعد ازاں خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر اُردو میں تقریر کی جس کا بنگالی ترجمہ ساتھ ساتھ مکرم مولوی فانی صاحب کرتے گئے مکرم ماسٹر محبوب الحق صاحب و مکرم غلام نبی صاحب اس جماعت کے سرگرم کارکن ہیں۔ اللہ تعالےٰ اُن کی مساعی میں برکت دے آمین۔

یکم مارچ کو ہم نے موضع سُندر پور کے لئے روانہ ہونا تھا۔ روانگی سے قبل دو دوستوں مکمل حسین صاحب اور انوار حسین صاحب نے بیعت کی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان بھائیوں کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

کیتھا میں جلسہ اور بیعت

۱/۲ ۹ بجے صبح ہمارا وفد جس میں اب مکرم مولوی عبد المطلب صاحب و مکرم مولوی فانی صاحب بھی شامل تھے) موضع کیتھا کے لئے روانہ ہوا۔ یہ جگہ تالگرام سے قریباً دس میل کے فاصلہ پر ہے۔ پہلے ہم موضع سُندر پور پہنچے۔ اس گاؤں میں بھی صرف ایک خاندان احمدی ہے۔ اُن کو بھی مخالفین کی طرف سے شب و روز تنگ کیا جا رہا ہے نماز ظہر و عصر ایک احمدی بھائی کے مکان پر ادا کی گئیں۔ اور مغرب کے قریب کیتھا میں پہنچ گئے۔ نماز مغرب مسجد احمدیہ میں ادا کی گئی۔ اور اس کے بعد مسجد کے سامنے جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ اس جلسہ میں گاؤں کے غیر احمدی احباب بھی کافی تعداد میں شریک ہوئے۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبد المطلب صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ بعد ازاں خاکسار نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ اردو میں تقریر کی جس کا بنگالی ترجمہ مکرم مولوی فانی صاحب ساتھ ساتھ کرتے رہے۔ میں نے اپنی تقریر میں غیر احمدی بھائیوں کو محبت سے توجہ دلائی۔ کہ وہ اپنے موجودہ مخالفانہ رویہ پر غور کریں۔ کہ یہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ اب اتحاد و اتفاق کی ضرورت ہے۔ ملکی اور قومی حالات کو سامنے رکھیں۔ وہ احمدیت کے لٹریچر کا مطالعہ کریں جبر و تشدد سے وہ احمدیوں کو مرعوب نہیں کر سکتے۔ بلکہ یہ مخالفت اُن کے ایمانوں کو اور پختہ کرتی ہے۔ اور اس ضمن میں مختلف فیہ مسائل پر قرآن و حدیث کی رُو سے روشنی ڈالی۔ ہمارے احمدی بھائیوں کا بیان ہے کہ اس ہمدردانہ اور ناصحانہ تقریر کا غیر احمدی بھائیوں پر نیک اثر ہوا۔ خدا کرے کہ وہ ہدایت پائیں۔ اور احمدیت کے نُور سے منوّر ہوں۔ آمین۔

اس جگہ مولوی جہاندار حسین صاحب ایک مخلص اور پُرجوش احمدی ہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن کے ایمان و اخلاص میں برکت دے۔ آمین۔

دورانِ قیام موضع سُندر پور کے ایک نوجوان بدر الدجیٰ صاحب نے بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ اُنہیں استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

روانگی برائے انگار پور

۲ر مارچ کی صبح کو ہمارا وفد موضع کیتھا سے انگار پور کے لئے روانہ ہوا۔ ڈاک بنگلہ تک پیدل اور وہاں سے بذریعہ بس کاندی آئے۔ کاندی میں انسپکٹر B. D سے ملاقات ہوئی۔ جنہوں نے مسجد کیتھا کی تحقیق کی تھی۔ اور جن کی ہمدردانہ کوشش سے مسجد دوبارہ واگذار ہوئی۔ اُن کو موجودہ صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ اُن کے تعاون کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اُنہوں نے آئندہ بھی حق کی تائید اور مظلوم کی مدد کرنے کا وعدہ کیا۔ کاندی سے ہم ابراہیم پور آئے۔ جہاں مولوی عبد المطلب صاحب مبلغ متعین ہیں۔ یہاں بھی ہماری ایک مسجد ہے۔ ظہر و عصر کی نمازیں اس مسجد میں ادا کی گئیں۔ پھر انگار پور کے لئے روانہ ہوئے۔ اسی جگہ مکرم مولوی فانی صاحب مقیم ہیں۔ مسجد احمدیہ میں قیام رہا نماز مغرب کے بعد مسجد سے متصل جگہ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ اس جگہ جلسہ کے انتظامات میں غیر احمدی احباب نے پورا تعاون کیا۔ بلکہ ایک لحاظ سے سارا بندوبست ہی اُنہوں نے کیا تھا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبد المطلب صاحب اور مکرم مولوی فانی صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد ازاں خاکسار نے قریباً ۱/۲ ۱ گھنٹہ صداقت احمدیت پر تقریر کی جس کا بنگالی ترجمہ مکرم فانی صاحب ساتھ ساتھ کرتے گئے۔ تقریر کے ختم ہونے کے بعد غیر احمدی دوستوں کی طرف سے کچھ سوالات دریافت کئے گئے جن کے جوابات دیئے گئے۔ جلسہ کے ختم ہونے کے بعد بھی انفرادی تبلیغ کا سلسلہ جاری رہا۔ مکرم غلام نبی صاحب آف تالگرام بھی اس جلسہ میں شریک ہوئے۔ اور انفرادی تبلیغ میں مصروف رہے۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔

روانگی برائے بھرت پور

۳ر مارچ کی صبح کو حسب پروگرام ہم بھرت پور کے لئے روانہ ہوئے یہ ایک پُرانی جماعت ہے مگر ابھی تک وہاں ہماری اپنی کوئی مسجد نہ تھی۔ احباب میں مسجد بنانے کی تحریک کی گئی۔ چنانچہ صدر جماعت مکرم یعقوب حسین صاحب نے یہ پیشکش کی۔ کہ وہ اپنے مکان کے صحن میں سے نصف حصہ مسجد بنانے کے لئے پیش کرتے ہیں۔ احباب جماعت اس پیشکش پر ممنون اور خوش ہوئے اسٹامپ کاغذ موجود تھے۔ فیصلہ ہوا کہ اس زمین کو صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام رجسٹری کروا دیا جائے۔ میں انشاء اللہ اس زمین پر مسجد تعمیر کروانے کا بندوبست کروا دوں گا۔ چنانچہ رجسٹری کا یہ معاملہ دونوں مبلغین کے سپرد کر دیا گیا۔

جناب یعقوب حسین صاحب کے ہاں کوئی اولاد نہیں۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ اُن کی اس پیشکش کو قبول فرمائے اور اُن کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور اُن کو اولاد کی نعمت سے نوازے۔ وما ذالک علی اللّٰہ بعزیز۔

روانگی برائے کلکتہ

اس کے بعد خاکسار اور مکرم ساقی صاحب بھرت پور سے سالار بذریعہ بس پہنچے اور وہاں سے بذریعہ گاڑی کلکتہ کے لئے روانہ ہوئے اور شام کو بخیریت کلکتہ پہنچ گئے۔ فالحمد للّٰہ علیٰ ذالک۔

یہ دورہ اگرچہ مختصر تھا۔ مگر اس دوران میں قریباً ۔۔۔ کیلو میٹر سفر ہوا۔ تین تبلیغی جلسوں میں شرکت کا موقعہ ملا۔ تین بیعتیں ہوئیں اور ایک جگہ مسجد احمدیہ بنانے کے انتظامات کی توفیق ملی۔ ہر جماعت میں احباب نے ہمارے قیام و طعام اور آرام کا خیال رکھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اُن سب کو جزائے خیر دے۔ اور دینی اور دنیوی برکتوں سے نوازے۔ اللہ تعالےٰ اس علاقہ میں احمدیت کو روز افزوں ترقی عطا فرمائے۔ اور احمدی بھائیوں کو ہر شر اور ہر فتنہ سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین۔

ولادت

مورخہ ۲/۶۶ ۱۲ بروز بدھ وار اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ نے عزیز کا نام محمد ناصر علی خان تجویز فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کو عمر عطا فرمائے۔ [illegible]

نیروبی کے میئر کی خدمت میں
احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حیدرآباد

حیدرآباد۔ ۱۵؍مارچ یہاں کے مقامی اخباروں کے ذریعہ یہ معلوم ہوئے تھے کہ نیروبی اور ممباسہ (مشرقی افریقہ) کے میئرز (MAYORS) مسٹر الامین چارنس ڈبلیو روبیا اور مسٹر گراس گیا نگو پر مشتمل ایک وفد دو روزہ دورے پر مورخہ ۱۴؍مارچ کو حیدرآباد بھی آئے گا۔ جماعت احمدیہ حیدرآباد نے یہ پروگرام بنایا کہ ان ہر دو معززین سے ملاقات کی جائے اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے ہوئے ان کی خدمت میں لٹریچر پیش کیا جائے اور جماعت احمدیہ کی مشرقی افریقہ بالخصوص نیروبی میں تبلیغی مساعی اور مشن کے حالات سے بھی مطلع کیا جائے۔

چنانچہ خاکسار نے ان کے P.A سے بذریعہ ٹیلیفون ملاقات کے لئے موقعہ دینے کی درخواست کی جسے انہوں نے منظور فرمایا اور دوسرے دن یعنی ۱۵؍مارچ کی صبح ۹ بجے ملاقات کا وقت مقرر کیا۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد مکرم محمد عبداللہ صاحب بی۔ ایس۔ سی۔ ایل ایل۔ بی۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب ایم۔ بی بی۔ ایس اور خاکسار پر مشتمل ایک وفد ٹھیک نو بجے گورنمنٹ گیسٹ ہاؤس پہنچا۔

ان ہر دو میئر صاحب کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے کھڑے ہو کر ہمارا استقبال کیا اور مصافحہ کرتے ہوئے اس ملاقات پر خوشی کا اظہار فرمایا۔

مکرم محمد عبداللہ صاحب نے وفد کی نمائندگی کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ جس میں آپ نے جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اور اس کے کارنامے اور خصوصاً افریقی ممالک میں اس کی عظیم الشان کامیابیوں کا ذکر فرمایا۔ اور ان دونوں معززین کی خدمت میں مندرجہ ذیل لٹریچر کا تحفہ پیش کیا۔

1- Ahma[illegible]s Moeminr
2 The [illegible] Massage of Fmnce of Peace
3- Islam and Communism
4- Ahmadiyya movemint in India
5- The Life and Teachings of Hazrat Ahmad
6- Characteristics of Quranic Teachings
7- Islam the need of The Hour
8- Where Did Jesus Die
9- The Tomb of Jesus
10- Muhmad - The Liberator of women
11- muhammad The Kindred to The man Kind
12- The Latest Findings about Jesus Christ

انہوں نے ان تمام کتابوں کو بخوشی قبول فرمایا۔ علاوہ ان کتابوں کے احمدیہ مسلم مشن نیروبی سے نکلنے والا اخبار The East africa Times بھی ہم لے گئے۔ جسے اس پرچہ کو دیکھ کر انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا اور بہت دیر تک اسے دیکھتے رہے۔

اسی طرح ہم اپنے ساتھ تحریک جدید (ربوہ) کے کارہائے نمایاں پر مشتمل ایک باتصویر رسالہ بھی لے گئے تھے جس میں علاوہ دیگر ممالک کے افریقہ میں ہماری مساعی کی تصاویر پر مشتمل مضامین بھی تھے۔ انہوں نے اس رسالہ کو لے کر ان تمام تصاویر کو بہت دلچسپی اور انہماک سے دیکھا خصوصاً اس تصویر کو جس میں وہاں کے پریذیڈنٹ صاحب کو ہمارے مبلغ مکرم مولانا نسیم صاحب سیفی قرآن کریم پیش فرما رہے تھے۔

ہماری گفتگو اور اس لٹریچر سے وہ بہت ہی متاثر ہوئے اور بار بار اپنی خوشی کا اظہار فرماتے رہے اور یہ وعدہ فرمایا کہ وہ نیروبی پہنچتے ہی احمدیہ مشن ہاؤس سے رابطہ پیدا کریں گے۔

۳۔ اگرچہ منتظمین کی طرف سے ہمیں صرف پانچ منٹ کا وقت دیا گیا تھا لیکن مہمانوں کی دلچسپی کے باعث یہ تبلیغی گفتگو دیر تک جاری رہی چونکہ حیدرآباد میں اُن کے لئے بہت مصروف العمل پروگرام مرتب کیا گیا ہے اس لئے ہم نے اُن سے رخصت چاہی تو دونوں کھڑے ہو کر ہر ایک سے مصافحہ کیا اور اس ملاقات پر بار بار خوشی اور شکریہ کا اظہار فرماتے رہے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

تحریک فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ

(میں)

حصہ لینے والے دوستوں کی پہلی فہرست

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے جاری فرمودہ تحریک "فضل عمر فاؤنڈیشن" کے متعلق جملہ احباب کو بذریعہ سائیکلوسٹائل تحریک و اخبار بدر اطلاع دیتے ہوئے اس میں حصہ لینے کے لئے درخواست کی جا چکی ہے۔ اس تحریک کے اغراض و مقاصد کے متعلق خود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ احباب جماعت کی خدمت میں اپنے پیغام میں وضاحت فرما چکے ہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ مخلصین جماعت کی خدمت میں اپنے پیغام میں وضاحت فرما چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مخلصین جماعت جلد از جلد اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اس میں حصہ لے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں اور اجر عظیم کے مستحق بنیں دوست یاد رکھیں کہ اس تحریک میں وعدوں کے لئے تین سال کے عرصہ کے اندر ادائیگی کی سہولت ہے۔

اب تک نظارت ہذا میں جن دوستوں کی طرف سے اس تحریک میں وعدے وصول ہو چکے ہیں کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کا بہترین اجر عطا فرمائے اور جماعت کے دوسرے دوستوں کو بھی اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ سیکرٹریان مال کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی جماعت کے وعدوں کی مکمل فہرست وسط اپریل تک بھجوانے کی کوشش کریں تاکہ جملہ حصہ لینے والے دوستوں کی مجموعی فہرست تیار کر کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں برائے دعا بھجوائی جا سکے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

مکرم سید داؤد احمد صاحب مظفر پور -/۱۰۰۰ (نقد ادا کر دیئے)
" ڈاکٹر ملک بشیر احمد صاحب قادیان -/۱۰۰ "
اہلیہ صاحبہ " " -/۱۰۰ "
" عبدالعظیم صاحب " -/۱۰۱ "
" مستری ہدایت اللہ صاحب " -/۱۵۰ روپے (نقد ادا کر دیئے)
" مرزا منور احمد صاحب " -/۲۰۱ روپے
" سید شریف احمد شاہ صاحب " -/۱۰۰ "
" چوہدری محمد عبداللہ صاحب معہ والدین مرحوم اہلیہ صاحبہ و بچگان " -/۱۳۰ "
" چوہدری انوار الحسن صاحب " -/۱۰۱ "
" بشیر احمد صاحب جہاز معہ بچگان " -/۱۱۰ "
" مستری محمد الدین صاحب معہ اہلیہ و بچگان " -/۱۰۵ "
" چوہدری فیض احمد صاحب معہ اہلیہ و بچگان " -/۱۱۰ "
" محمد شفیع صاحب عابد معہ اہلیہ و بچگان " -/۱۴۰ "

مکرم فضل الرحمٰن صاحب معہ اہلیہ و بچگان قادیان -/۱۰۰ روپے
" شریف احمد صاحب گجراتی " " -/۱۰۱ "
" محمد عزیز صاحب گجراتی " " -/۱۰۵ "
" مولوی محمد احمد صاحب کالا افغاناں -/۱۰۱ "
" بشیر احمد صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ -/۵۱ "
" خورشید احمد صاحب انور " " -/۵۱ "
" محمد عبداللہ صاحب کشمیری " " معہ اہلیہ صاحبہ -/۳۶ "
" چوہدری مجید احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان -/۴۴ "
" عبدالحلیم صاحب " " -/۳۶ "
" شیخ غلام نبی صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان معہ اہلیہ صاحبہ -/۱۰۱ "
" بشیر احمد صاحب مشتاق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان -/۱۰۸ "
" محمد انعام صاحب غوری " " -/۵۱ "
" ذوالفقار احمد صاحب قادیان -/۱۰۸ "
" مولوی محمد صادق صاحب شاکر " -/۵۱ "
" محمد یوسف صاحب گجراتی معہ اہل و عیال قادیان -/۱۰۸ "
" قریشی عطاء الرحمٰن صاحب " -/۲۰۰ "
" بشیر احمد صاحب حافظ آبادی " -/۳۶ "
" خواجہ عبدالستار صاحب کانداسو " -/۸۰ "
" شیخ عبدالقدیر صاحب " -/۱۰۱ "
" قاضی عبدالحمید صاحب کاتب معہ اہل و عیال قادیان -/۱۱۰ "
" حاجی عبدالقیوم صاحب لکھنؤ -/۳۰ "
" سیٹھ بشیر احمد صاحب " -/۹۰۰ "
" احمد میاں صاحب " -/۱۵ "
" محمد عبدالقیوم صاحب " -/۱۵ "

عہدیداران مال و احباب جماعت احمدیہ بھارت کیلئے

ایک ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ختم ہونے میں صرف چار ہفتے باقی ہیں۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے ذمہ کے جملہ چندہ جات کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری طور پر متوجہ ہوں اور جماعتوں کے عہدیداران مال کو چاہیئے کہ وہ تمام وصول شدہ چندوں کی رقم ۲۵ر اپریل سے قبل مرکز میں بھجوا دیں تاکہ آخر اپریل تک یعنی اسی مالی سال میں داخل خزانہ ہو کر متعلقہ جماعتوں کے حسابات میں محسوب ہو سکیں۔ اگر کوئی رقم ۳۰ر اپریل تک داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ نہ ہو سکی تو وہ اگلے مالی سال میں محسوب ہوگی۔

لہٰذا اس عرصہ میں چندہ جات کی وصولی کے لئے غیر معمولی کوشش اور جدوجہد کی ضرورت ہے کیونکہ ابھی تک بہت سی جماعتوں کا بجٹ لازمی چندہ جات پورا نہیں ہوا۔ بلکہ بعض جماعتوں کے ذمہ تو سابقہ بقایا کی معقول رقم بھی ہنوز قابل وصول ہے۔ جس کی وجہ سے خزانہ صدر انجمن احمدیہ منفی پوزیشن میں جا رہا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے مالی بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے بقایا کی وصولی پر پورا پورا زور دیا جائے۔ اسی تعلق میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو خاص توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ:-

"میں ان دوستوں کو جن کے ذمہ بقائے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے بقائے جلد ادا کریں .... وہ مجھے یہ بات یاد نہ دلائیں کہ اس وقت مشکلات بہت زیادہ ہیں یہ بات ہر شخص کو معلوم ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے ایک حالیہ خطبہ میں احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ:-

"مالی قربانیوں کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے ..... جو مالی وعدے آپ کر چکے ہیں انہیں بھی آپ پورا کریں اور کوشش کریں کہ کوئی بقایا آپ کے ذمہ نہ رہے اگر آپ اس میں کامیاب ہو جائیں تو ہماری کوششوں میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ اور ہم پر اللہ تعالیٰ کے مزید افضال نازل ہوں گے۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان۔

جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ

بیرونجات سے یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے منعقد کرنے کی مفصل رپورٹیں موصول ہو رہی ہیں مگر افسوس کہ اخبار میں جگہ دقت پڑ جانے اور دیگر صفحات کی گنجائش نہ نکل سکنے کے سبب بعد میں آنے والی رپورٹیں مفصل طور پر اخبار میں شائع کئے جانے سے معذرت ہے۔ حسب ذیل جماعتوں کی طرف سے ایسی مفصل رپورٹیں موصول ہوئی ہیں:

حیدر آباد و سکندر آباد۔ مرکرہ۔ کرڈاپلی۔ شیموگہ۔ جمشید پور۔ یادگیر۔ مرشد آباد۔ ابراہیم پورہ۔ چینٹاکڈی۔ پینکال۔ کالی کٹ۔ جموں۔

اللہ تعالیٰ ان جلسوں کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔ اور احباب جماعت کے اخلاص اور محبت میں برکت ڈالے۔

اعلان نکاح

خاکسار کی دختر مسماۃ رحمت النساء بیگم صاحبہ کا نکاح مورخہ ۲ .... کو سوربہ میں مکرم شیخ ابراہیم قاسم صاحب برادر شیخ قاسم داؤد صاحب ہرگیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ باندہ وساونت واڑی ضلع رتناگری سے مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج بمبئی سرکٹ نے ایک ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔ اور ...... کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ خاکسار بطور شکرانہ مرکز قادیان کی مندرجہ ذیل مدات میں حقیر رقم بھجواتا ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ شکرانہ فنڈ ۵ روپیہ۔ درویش فنڈ ۵ روپے بشرح اشاعت ۔۔۔ روپے اعانت بدر ۔۔۔ روپے میزان ۲۲ روپے تاریخ ۔۔۔۔ سے شادی کے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ التجا ہے۔ خاکسار ابراہیم محمد خان پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سوربہ ضلع شیموگہ میسور سٹیٹ۔

تحریکِ وقفِ جدید

احبابِ کرام! ہمارا ملک بڑا وسیع ہے اسلام و احمدیت کی تبلیغ و ترویج و احیاء کے لئے ہماری مساعی ناقابلِ ذکر ہیں۔ وہ قربانیاں جو زیادہ تکلیف اُٹھا کر کی جائیں زیادہ ثواب اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور رضا کو جذب کرنے کا باعث ہوتی ہیں۔

چنانچہ وقفِ جدید کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس قدر تاکیدی ارشادات فرمائے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں اس قدر تاکیدی ارشاد حضور نے کم ہی کسی تحریک کے لئے ارشاد فرمائے ہیں۔ ایک موقعہ پر حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہ تحریک خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے اس لئے خواہ مجھے اپنے مکان بیچنے پڑیں کپڑے بیچنے پڑیں میں اس فرض کو تب بھی پورا کروں گا۔ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو الگ کر دے گا جو میرا ساتھ نہیں دے رہے اور میری مدد کے لئے فرشتوں کو آسمان سے اُتارے گا۔"

احباب جماعت! حضور کے اس ارشاد کے پیشِ نظر میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اس تحریک کو کامیاب بنائیں جماعت احمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہ رہ جائے جو اس تحریک میں حصہ لینے سے رہ جائے اور ثواب سے محروم ہو۔

پس مجھے امید ہے کہ احباب اس مبارک تحریک میں خود بھی شامل ہوں گے۔ اور دوسرے احباب پر بھی اس تحریک کی اہمیت کو اچھی طرح واضح کر کے اس میں شامل ہونے کی تحریک کر کے اپنے آپ کو اور دوسرے احباب کو ثواب کا مستحق بنائیں گے۔

جملہ مبلغین و صدر صاحبان اور جملہ عہدیداران سے ایک مرتبہ پھر درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کو زیادہ سے زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے اور اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

خاکسار مرزا وسیم احمد
انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

احمدیہ صوبائی کانفرنس اُترپردیش کا انعقاد

۲۵ر ۲۶ر جون ۱۹۶۶ء بروز سنیچر و اتوار

لکھنؤ شہر میں ہوگا

جیسا کہ قبل ازیں اخبار بدر کے ذریعہ یہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ اُترپردیش کی دوسری سالانہ صوبائی کانفرنس اُترپردیش کے دارالخلافہ لکھنؤ شہر میں منعقد ہوگی۔ یہ کانفرنس ۲۵ر ۲۶ر جون ۱۹۶۶ء بروز سنیچر و اتوار منعقد ہوگی۔ انشاء اللہ

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ اور جماعت احمدیہ کے فاضل مبلغ کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں۔

اُترپردیش کے احمدی احباب سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود بھی شریک ہوں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت احمدیہ لکھنؤ کی طرف سے ہوگا۔ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

دریافت طلب امور کے لئے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

خاکسار:-

بشیر احمد انچارج احمدیہ مشن
مکان نمبر ۳۰/۵۹ بازار بلی ماران
دہلی نمبر ۶

خبریں

ولیمز برگ ۲۸ مارچ۔ بھارت کی پردھان منتری شریمتی اندرا گاندھی نے امید کا اظہار کیا ہے کہ اُن کے دورہ امریکہ سے ہندوستان اور امریکہ میں بہتر مفاہمت ہوگی۔ تاکہ وہ دونوں علیحدہ علیحدہ اور مشترکہ طور پر امن اور انسانی بہبودی کو ترقی دینے کی کوشش کر سکیں۔ شریمتی اندرا گاندھی نے ان خیالات کا اظہار یہاں پہنچنے پر کیا۔ آپ نے امریکن باشندوں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں صدر جانسن کی دعوت پر امریکہ پہنچ کر خوش ہوئی ہوں۔ اور میں صدر جانسن، مسز جانسن اور امریکن باشندوں کے لئے ہندوستان سے خیرسگالی کے جذبات لائی ہوں۔

امرتسر ۲۸ مارچ۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک انٹرویو کے دوران میں کہا کہ نہ تو سیاسیات سے ریٹائر ہوں گا۔ نہ سنت فتح سنگھ کے ساتھ اشتراک کروں گا۔ اور نہ ہی سنت فتح سنگھ کے اکالی دل میں اپنے دل کو شامل کروں گا۔ ماسٹر تارا سنگھ نے پنجابی صوبہ قائم کرنے کے فیصلہ پر رائے زنی کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس فیصلہ سے مطمئن نہیں ہیں۔ کیونکہ حالیہ واقعات نے تلخی پیدا کر دی ہے۔ آپ نے کہا کہ وہ گورنمنٹ پر اعتبار نہیں کرتے۔ کیونکہ وہ سکھوں کے حوصلے توڑنا چاہتی ہے۔ اور انہیں ہندوؤں میں جذب کرنا چاہتی ہے۔ ماسٹر تارا سنگھ نے کہا کہ میں اب بھی سکھوں کو آتم نرنے کا حق دیئے جانے کے مطالبہ پر قائم ہوں۔

سری نگر ۲۸ مارچ۔ کشمیر بجن سنگھ نے خواجہ جی ایم صادق کی وزارت کے مستعفی ہونے اور آئندہ عام چناؤ تک ریاست میں راشٹرپتی کی حکومت قائم کئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ جن سنگھ کی ایگزیکٹو نے ایک بیان میں کہا کہ صادق گورنمنٹ کو قائم ہوئے دو برس ہو چکے ہیں۔ لیکن وہ ریاست کو ایک پاک نظم ونسق مہیا نہیں کر سکی۔ اور وہ اینٹی نیشنل عناصر سے نپٹنے میں ناکام رہی ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ آج لوک سبھا میں وزیر دفاعی پیداوار شری تھامس نے بتایا کہ نیٹ لڑاکا جہازوں کی تیاری پروگرام کے مطابق جاری ہے۔ شری ہیم بروا نے پوچھا تھا کہ آیا برطانوی امداد بند ہونے سے نیٹ جہازوں کی تیاری رُک گئی ہے۔ شری تھامس نے کہا کہ جہاز کے ۸۵ فیصدی پرزے بھارت میں ہی تیار ہوتے ہیں۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ وزیر خارجہ سردار سورن سنگھ نے آج راجیہ سبھا میں بتایا کہ گورنمنٹ روپوش ناگاؤں کو یہ ترغیب دیتی رہے گی۔ کہ وہ بھارت سرکار کا یہ ناقابل تنسیخ سٹینڈ قبول کریں کہ ناگا لینڈ بھارت کا حصہ ہے۔ اور وہاں مسٹر شلو آؤ کی وزارت کو حکومت کا نظم ونسق چلانے کا واحد اختیار ہے اگر ہم اپنی ان کوششوں میں کامیاب ہو جائیں تو یہ ہماری بہت بڑی کامیابی ہوگی۔ اگر نہ ہوئے تو پھر ہمارے سامنے وہ راستہ کھلا ہے جس سے ہم بچ رہے ہیں۔ ہمیں امید کرنی چاہیئے کہ نوبت یہاں تک نہیں آئے گی۔ سردار سورن سنگھ مسلح افواج کو خاص اختیارات تفویض کرنے کے ترمیمی بل پر بحث کا جواب دے رہے تھے جو کہ ہاؤس نے پاس کر دیا۔ اس بل کو اب ناگا لینڈ پر بھی لاگو کر دیا گیا ہے۔

نئی دہلی ۲۸ مارچ۔ شری گلزاری لال نندہ ہوم منسٹر ۳۰ مارچ کو ۳ بجے بعد دوپہر جگدل پور (بستر) کے واقعات کے متعلق ایک بیان دیں گے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان واقعات میں بستر کے سابق حکمران پروین چندر بھنج دیو ہلاک ہو گئے تھے۔ اس سے پہلے بستر کے واقعات کے متعلق قریباً سوا گھنٹہ تک گرما گرم بحث ہوئی۔ اس سلسلہ میں چھ تحاریک التواء پیش کئے جانے کے نوٹس دیئے گئے تھے۔ کئی اپوزیشن ممبروں نے اس امر پر زور دیا کہ تحاریک التواء داخل کی جائیں تاکہ مہاراجہ بستر اور ۱۲ دیگر اشخاص کے لرزہ خیز قتل کے سلسلہ میں حکومت کے تغافل پر بحث کی جا سکے۔ شری نندہ اور شری چپ گرنے تحریکوں کو داخل کئے جانے کی مخالفت کی۔

چنڈی گڑھ ۲۸ مارچ۔ سردار دربارہ سنگھ ہوم منسٹر نے آج پنجاب اسمبلی کو بتایا کہ گورنمنٹ کیروں قتل کے ملزم سچا سنگھ کے خلاف مقدمہ کی سماعت کے لئے سپیشل ٹریبونل مقرر کرنا نہیں چاہتی۔ آپ نے کہا کہ عدالت میں سادے ۴۴

کُل ہند رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم انعامی تحریری مقابلے

حیدر آباد۔ کُل ہند مجلس تعمیر ملت کی جانب سے حسب سال ہائے گذشتہ اس سال بھی رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم تحریری مقابلوں کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے یہ مقابلے بلا امتیاز مذہب وملت کالج اور ہائی سکول میں زیر تعلیم طلباء وطالبات کے لئے منعقد کئے گئے ہیں۔ کالج گروپ کے لئے (۱) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بحیثیت رہنمائے انسانیت (۲) دیگر مذاہب کے بارے میں قرآنی نقطۂ نظر (۳) قرآن کریم اور عقیدہ آخرت

اور برائے ہائی اسکول گروپ (۱) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی شخصی زندگی (۲) خلفائے راشدین کے اخلاق (۳) حضرت امام مالکؒ کے حالات زندگی عنوانات تحریر کئے گئے ہیں۔ مضمون نگار متعلقہ گروپ کے کسی ایک عنوان پر اردو یا انگریزی میں اپنا مضمون لکھ سکتے ہیں۔ کالج گروپ کے لئے فیس شرکت دو روپے اور ہائی گروپ کے لئے ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ یہ فیس بہ شکل منی آرڈر یا پوسٹل اسٹامپ قبول کی جائے گی۔ کالج گروپ کا انعام اول ایک سو روپے اور انعام دوم ساٹھ روپے ہوگا۔ ہائی اسکول گروپ کا پہلا انعام چالیس روپے اور دوسرا انعام پچیس روپے ہوگا۔ ان کے علاوہ ترغیبی انعامات بہ شکل کتب دیئے جائیں گے۔ یہ انعامات حیدر آباد میں ۳ جولائی ۱۹۶۶ء کو منعقد ہونے والے یوم رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ عام میں تقسیم کئے جائیں گے۔ ایسے انعام یافتہ جو اس جلسہ میں شریک نہ ہو سکیں گے۔ ان کے متعلقہ انعامات بذریعہ منی آرڈر روانہ کئے جائیں گے۔ وصولی مضامین کی آخری تاریخ ۲۵ مئی ۱۹۶۶ء رکھی گئی ہے کالج گروپ کا مضمون ۵۰ صفحات اور ہائی اسکول گروپ کا مضمون ۳۰ صفحات (فل اسکیپ) سے زائد نہ ہو۔ مضمون کے ہمراہ تعلیمی صداقت نامہ جماعت و عمر روانہ کرنا ہوگا کالج گروپ کے لئے ۲۵ سال اور ہائی اسکول گروپ کے لئے ۱۸ سال کی قید رکھی گئی ہے۔ مضامین قیوم عادل معتمد رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم تحریری مقابلے کے نام صدر دفتر کل ہند مجلس تعمیر ملت مدینہ منشن، نارائن گوڑہ حیدر آباد ۲۹ آندھرا پردیش کے پتہ پر روانہ کئے جائیں۔

صدر صاحبان وسیکرٹریان مال متوجہ ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی کے مطابق تحریک جدید کے وعدوں کے بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۸ فروری ۱۹۶۶ء کی اطلاع تمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو پہنچائی گئی تھی۔ اس کے علاوہ صدر صاحبان وسیکرٹریان مال کو انفرادی طور پر اطلاع پہنچائی گئی۔ کئی جماعتوں کی طرف سے چندہ تحریک جدید کے وعدوں کی فہرستیں مرکز میں نہیں پہنچیں۔ ایسی تمام جماعتوں کے صدر صاحبان وسیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری طور پر متوجہ ہوں۔
خدا تعالیٰ تمام احباب کا حافظ وناصر رہے۔ آمین۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

موہ کیس کا آخری چالان ایک ماہ تک پیش کر دیا جائے گا۔ سُچا سنگھ کو نیپال سے واپس لانے پر گورنمنٹ کا سولہ ہزار روپیہ خرچ ہوا ہے۔